مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوّت

ہفت روزہ

کراچی

رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

رمضان المبارک کی ہر شب و روز میں

اللہ کے یہاں سے (جہنم کے) قیدی

چھوڑے جاتے ہیں، اور مسلمانوں

کے لیے ہر شب و روز میں ایک

دعا، ضرور قبول ہوتی

ہے۔

جلد ۳

۸ تا ۱۴ جون ۱۹۸۴ء مطابق ۷ رمضان تا ۱۳ رمضان ۱۴۰۴ھ

شمارہ ۲

خصائل نبوی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات درباب اشعار

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رحمہ اللہ

فائدہ ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا جن اشعار کو پڑھنا یا سننا روایات میں آیا ہے ان کا ذکر ۔

شعر اس کلام کو کہا جاتا ہے جو قصداً مقفی و موزوں بنایا گیا ہو یعنی ارادہ سے شعر کی طرز پر بنایا گیا ہو ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا شاعر نہ ہونا قطعی ہے کلام اللہ شریف میں صاف طور سے مذکور ہے ۔ بلکہ کفار کے ان مقولوں کو جو وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جادوگر یا شاعر یا مجنون ہونا بیان کرتے تھے نہایت تعجب سے بیان کیا گیا اور آپ کی شاعری کے متعلق صاف ارشاد فرما دیا **وما علمنٰہ الشعر وماینبغی لہ** ہم نے ان کو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعری کا علم نہیں دیا اور یہ علم شاعری ان کی شان کے مناسب بھی نہیں ہے ۔ پھر جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں کہیں کہیں کلام موزوں پایا جاتا ہے وہ بلا قصد پر محمول ہے اور کلام میں بلا قصد موزنیت آ جائے تو وہ شعر نہیں کہلاتا ۔ بندۂ ناچیز کے نزدیک در حقیقت یہ بھی ایک معجزہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا شاعر نہ ہونا عجز کی وجہ سے نہیں ہے اس لیے کہ جس شخص کے کلام میں بلا ارادہ موزونیت آ جاتی ہو وہ اگر قصداً موزوں بنائے تو کس قدر بے تکلف اور بہترین بنا سکتا ہے لیکن حق تعالیٰ جل شانہٗ نے آپ کی شان کو اس سے بہت ارفع بنا دیا تھا اس لیے کبھی اس طرف توجہ نہیں فرمائی ۔ اشعار کی تعریف اور مذمت کے بارے میں روایات مختلف آئی ہیں بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ شعر اچھی چیز ہے اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ ممنوع اور بُرا ہے ۔ لیکن قول فیصل بھی ایک حدیث میں خود ہی وارد ہو گیا ہے کہ نفس شعر میں کچھ بھلائی یا برائی نہیں ہے مضمون صحیح ہے اور مفید ہے تو شعر اچھی چیز ہے اور مضمون جھوٹ یا غیر مفید ہے تو جو حکم اس مضمون کا ہے وہی حکم شعر کا بھی ہے یعنی جس درجہ میں وہ مضمون ناجائز یا حرام یا مکروہ ہے یا خلاف اولیٰ ہے اسی درجہ میں شعر بھی ہے لیکن بہتر ہونے کی صورت میں بھی اس میں انہماک اور کثرت سے مشغولی ممنوع ہے ۔ اس باب میں مصنف نے ۹ حدیثیں ذکر فرمائی ہیں

۱ حدثنا علی بن حجر حدثنا شریک عن المقداد بن شریح عن ابیہ عن عائشۃ قالت قیل لہا ھل کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتمثل بشیٔ من الشعر قالت کان یتمثل بشعر ابن رواحۃ ویتمثل ویقول ویاتیک بالاخبار من لم تزوّدہ

ترجمہ ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے پوچھا کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کبھی شعر بھی پڑھتے تھے! انہوں نے فرمایا ہاں ، مثال کے طور پر عبداللہ بن رواحہ کا کوئی شعر بھی پڑھ لیتے تھے (اور کبھی کبھی کسی اور شاعر کا بھی) چنانچہ کبھی طرفہ کا یہ مصرعہ بھی پڑھ دیا کرتے تھے ۔ ویاتیک بالاخبار من لم تزود ۔ یعنی تیرے پاس خبریں کبھی

باقی صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

جلد نمبر ۳

ختم نبوت

شمارہ نمبر ۲

فہرست

خصائل نبوی
مولانا محمد زکریاؒ — ۲

ابتدائیہ
مولانا منظور احمد الحسینی — ۵

رمضان المبارک کے فضائل
مولانا خالد محمود — ۷

انٹرویو
مولانا منظور احمد الحسینی، رحیم احمد خان — ۱۰

دینی مدارس کی اہمیت
مولانا محمد عثمان المدنی — ۱۲

کاروان
مولانا منظور احمد الحسینی — ۱۳

اکابر دیوبند
مولانا محمد اقبال رنگونی — ۱۴

سیکولرازم اور قادیانیت
مولانا حامد میاں — ۲۲

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ

ڈیڑھ روپیہ

فون نمبر

۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک

سالانہ ـــ ۶۰ روپے
ششماہی ـــ ۳۵ روپے
سہ ماہی ـــ ۲۰ روپے

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی
حافظ گلزار احمد

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: ۲۰/A ساترہ مینشن
ایم۔ اے جناح روڈ، کراچی۔

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، ابوظہبی اور دمام	۲۳۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

تار کا پتہ
شاہین کراچی

ٹیلیکس
۲۷۱۹

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمدللہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبہ میں قائم ہوا ہے۔ ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں۔ جہاز راں کمپنیاں اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں

فون : ۲۷۱۸۴۲، ۲۷۱۸۹۴، ۲۷۱۸۴۰

پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۷/۲۲ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفٰی والصلوٰۃ والسلام

علیٰ من لانبی بعدہ

مقبوضہ فلسطین کے مسلمانوں کا حکومت پاکستان کے نام تار

مقبوضہ بیت المقدس، ۲۵ مئی (خصوصی رپورٹ) قادیانی فرقے کے عجیب و غریب مذہبی دیومالاؤں اور الجھے ہوئے معتقدات پر حال ہی میں حکومت پاکستان نے جو نئی پابندیاں لگائی ہیں اس پر پورے عالم اسلام میں اطمینان کا سانس لیا گیا۔ مختلف مسلمان ملکوں میں پاکستان کے عوام اور حکومت کے ان نئے اقدامات پر بڑے جوش و خروش کا مظاہرہ کیا گیا اور اسے پورے عالم اسلام میں سراہا جا رہا ہے۔ پہلا فوری رد عمل یہاں مقبوضہ فلسطین میں ہوا۔ جہاں سے مسلمانوں نے حکومت پاکستان کے نام تار کے ذریعے خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل میں قادیانی مشن کی پراسرار سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔ افریقی ممالک میں اسلام کے نام پر ارتداد پھیلانے کا جو کام یہ فرقہ کر رہا ہے اس کا ازالہ کیا جائے، اور حکومت پاکستان اپنے سرکاری اداروں اور سفارت خانوں سے اس فرقے کے لوگوں کو پاک کرے کیونکہ اس طرح پاکستان کا نام داغدار ہو رہا ہے اور یہ لوگ پاکستان کی بدنامی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ مزید براں مقبوضہ فلسطین میں الخلیل کے شہر کے بعض سربرآوردہ مسلمانوں نے اس کا انکشاف کیا ہے کہ اسرائیل کے فوجی اداروں میں ۵ سو قادیانی کام کر رہے ہیں ابھی حال ہی میں کچھ قادیانی ناروے، کوسٹاریکا اور اٹلی کے پاسپورٹ پر اسرائیل پہنچے ہیں۔ یاد رہے کہ لندن، ایمسٹرڈیم، نیویارک، ہمبرگ، کوپن ہیگن میں اسرائیلی سفارت خانوں اور قادیانی مراکز کے درمیان باقاعدہ رابطہ موجود ہے۔ یہاں الخلیل شہر کے بعض سربرآوردہ حضرات نے اس خدشہ کا بھی اظہار کیا ہے کہ اب یہ قادیانی تخریبی کارروائی کے لیے زیر زمین یہودیوں سے مدد لیں گے۔ جبکہ ان کی زیر زمین کارروائیاں کچھ عرصہ سے بہت تیز ہو گئی ہیں۔ پاکستان کے لیے آئندہ دس بارہ ماہ سخت آزمائش کے ہوں گے جس میں یہ فرقہ ہر اس تخریبی عمل کے ساتھ مشترک تعاون کرے گا جو پاکستان میں بد امنی، افراتفری اور انتشار کو فروغ دے۔ اسرائیلی پارلیمنٹ میں اسرائیل کے دوستوں کی تصاویر لگی ہوئی ہیں جن میں قادیانی فرقے اور بہائی فرقے کے سربراہوں کی تصاویر بھی ہیں۔ اسرائیل میں قادیانی مشن، اور قادیان (ہندوستان) کے درمیان براہ راست رابطہ موجود ہے اور وفود آتے جاتے رہتے ہیں۔ مقبوضہ فلسطین کے مسلمانوں نے پاکستان کے مسلمانوں سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ پورے ہوش کے ساتھ آپس میں یگانگت و اتحاد قائم کریں اور تفرقہ، انتشار اور افراتفری سے اجتناب کریں۔ پاکستان اور اسلام کے دشمنوں کا مقابلہ قومی وحدت اور مکمل اتحاد ہی سے کیا جا سکتا ہے ——— (نوائے وقت کراچی ۲۶ مئی ۱۹۸۴ء)

یہ خبر مسلمانان عالم کے لیے عموماً اور پاکستانیوں کے لیے خصوصاً اہمیت کی حامل ہے جس کے ایک ایک لفظ کو غور سے پڑھنا چاہیے۔

جب سے پاکستان قائم ہوا۔ ہمارے اکابر ان خطرات سے جو قادیانیوں کی وجہ سے پاکستان کو لاحق ہیں بار بار نشاندہی کرتے چلے آئے ہیں۔ یہاں تک کہ اب مقبوضہ فلسطین کے مسلمانوں نے بھی اس بات کو دہرا دیا ہے کہ قادیانی ٹولہ اسلام دشمن طاقتوں خصوصاً اسرائیل کا آلہ کار بن کر عالم اسلام کے خلاف عموماً اور پاکستان کے خلاف خصوصاً طوفان برپا کرنا چاہتا ہے اس کا پہلا ثبوت اسرائیلی فوج میں قادیانیوں کی شرکت سے ہوتا ہے جس کا انکشاف ۱۹۷۵ء میں مولانا ظفر احمد انصاری نے ہفت روزہ "طاہر" لاہور کو انٹرویو دیتے ہوئے کیا تھا کہ وہ قومی اسمبلی میں اس مسئلہ کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں، اب اس تار سے اس کی مزید تصدیق ہو گئی۔

قادیانی امت نے ایک پورے منصوبے کے تحت صیہونیت کے لیے بھرپور کام کیا ہے۔ اسرائیل کی تاسیس میں ان کا معتدبہ حصہ ہے۔ قادیانی تحریک اور صیہونیت ایک ہی تھیلی کے دو چٹے ہیں۔ فلسطین کے قیام میں مرزائیوں کی عملی کوشش کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ ۱۹۴۸ء میں اسرائیل کا قیام عمل میں آیا تو اصل فلسطینی باشندوں کو نکال دیا گیا۔ مگر قادیانیوں کو اسرائیلیوں نے سینے سے لگایا۔ مسلمان دشمنوں کے خلاف اسرائیل میں منظم تحریک چلی۔ ان کے مراکز پر حملے ہوئے مگر یہودیوں نے قادیانیوں کو مکمل تحفظ دیا۔

قادیانی مشن اسرائیل میں حیفا (ماؤنٹ کرمل) کے مقام پر واقع ہے وہاں ان کی ایک عبادت گاہ، مشن ہاؤس، لائبریری، بک ڈپو اور ایک اسکول قائم ہے، ایک ماہنامہ عربی رسالہ "البشریٰ" نکلتا ہے۔ قادیانیوں کے مبلغ (متعین اسرائیل) چوہدری محمد شریف جب اسرائیل سے ۱۹۵۶ء میں پاکستان آرہے تھے تو انہوں نے اسرائیل صدر سے خصوصی

ملاقات کی اور انٹرویو لیا جو اسرائیل ریڈیو سے نشر کیا گیا اور ان کی ملاقات کو اخبارات میں جلی سرخیوں سے شائع کیا گیا۔

اس امر کا اقرار کہ اسرائیل میں قادیانی مشن کام کر رہے ہیں، مرزا ناصر احمد آنجہانی اور چوہدری ظفر اللہ خان نے اپنے کئی بیانات میں کیا ہے۔ یہ قادیانی مشن یہودیوں یا عربوں کو قادیانی بنانے کے لیے نہیں بلکہ اسے ایک ایسے اڈے کی حیثیت حاصل ہے جہاں سے اسرائیل کے لیے مسلمان ملکوں کے خلاف جاسوسی کی جاتی ہے۔ اور جو عرب مسلمان اسرائیل میں موجود ہیں ان کے حوصلے پست کئے جاتے ہیں تاکہ اسرائیل کے خلاف ان کی قوت مزاحمت سرد پڑ جائے۔ قادیانی رضاکار عرب مجاہدین کی سیاسی اور گوریلا سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھتے ہیں۔

یہ حقیقت بھی منظر عام پر آ چکی ہے کہ اسرائیل نے قادیانیوں کی وساطت سے عرب گوریلا اور چھاپہ مار تنظیموں کے خلاف کارروائیاں کیں۔ تنظیم آزادی فلسطین (پی ایل او)، فلسطین تحریک مزاحمت (پی آر ایم) الفتح یا پولر فرنٹ (پی ایف) اور چھاپہ مار تنظیم اے ایل الف میں قادیانی اثر و رسوخ حاصل کر کے ان کو داخلی طور پر سبوتاژ کرتے ہیں۔ اور اسرائیل کے خصوصی آلہ کاروں کے طور پر کام کرتے ہیں۔

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ پچھلے سال ان گروپوں میں باہم شدید لڑائی ہوئی تھی یہاں تک کہ یاسر عرفات کو لبنان سے نکلنا پڑا اور کثیر تعداد میں قیمتی جانیں ضائع ہوئیں۔ ان واقعات میں یقیناً قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔

اس تار کے آخر میں مسلمانان پاکستان سے انتشار سے اجتناب اور مکمل اتحاد کی اپیل کی گئی ہے یہ وہ اہم ترین امر ہے جس کی طرف مسلمانان پاکستان کو فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ آج سے گیارہ سال پہلے رابطہ اسلامی کے سابق جنرل سکریٹری صالح القزاز نے اسی امر کی نشاندہی کی تھی ان کا بیان رابطہ کے ترجمان اخبار العالم الاسلامی میں ۱۱ جون ۱۹۸۳ء کو شائع ہوا۔ اخبار نے اپنے اداریہ کالم میں لکھا کہ:۔

"اس میں کوئی شک نہیں رہا کہ قادیانی پاکستان کے اتحاد و سالمیت کو پارہ پارہ کرنے میں برابر کے شریک رہے ہیں۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ پاکستان کے اتحاد اور اس کی سالمیت، ان کے عزائم کی تکمیل کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔"

آج کل قادیانی پاکستان کے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں چنانچہ گذشتہ چند دنوں میں لاہور میں رونما ہونے والے واقعات اس سلسلہ کی کڑی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا طاہر لندن سے (اپنے آقاؤں کی گود میں بیٹھ کر) ایک سازش اور منصوبہ کے تحت پاکستان میں انتشار پھیلانے کے لیے اپنے مریدوں کو خصوصی ہدایت دے رہے ہیں۔ اس طرح وہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر ملکی سالمیت کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارا مسلمان اخوت و محبت، انضباط و تحمل اور ایثار کا مظاہرہ کریں اور حکومت کے سراغرساں اداروں کو چاہیئے کہ وہ ان اسلام دشمن عناصر کی تلاش و سرکوبی میں اپنی تمام تر صلاحیتیں اور وسائل بروئے کار لا کر ایسے مجرموں کی مکمل بیخ کنی کریں۔ آخر میں ہم علماء کرام سے بھی اپیل کریں گے کہ وہ خدارا خفیہ ہاتھوں کو پہچانیں۔ اس وقت اتحاد کی شدید ضرورت ہے۔ ہمیں متحد ہو کر قادیانیوں کی اس سازش کو ناکام بنا دینا چاہیئے۔

مرزا طاہر کا بی بی سی کو انٹرویو

مرزا طاہر نے ۲۵ مئی کی شام بی بی سی کے نمائندہ محمد غیور کو انٹرویو دیتے ہوئے بار بار علماء پاکستان پر طعنہ زنی کرتے ہوئے جو بھڑاس نکالی ہے، اور حالیہ صدارتی آرڈی ننس کو انٹرنیشنل سازش قرار دیا ہے۔ ہم انٹرویو کو مع ناقدانہ تبصرہ کے اگلے شماروں میں قارئین کی نذر کریں گے۔ اس وقت ہم مرزا طاہر سے ایک سوال کرنا چاہتے ہیں کہ اگر انہیں شک ہے کہ انہیں غیر مسلم قرار دینے میں بقول ان کے علماء پاکستان نے تعصب سے کام لیا ہے تو انہیں یہ انٹرویو پاکستان (کیونکہ یہاں بقول ان کے متعصب ملائیت کا دور دورہ ہے) کے علاوہ مسلمانوں کے کسی مرکز میں دینا چاہیئے تھا نہ کہ انگریزوں کے ہاں۔ لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ ان کے عقائد تمام عالم اسلام کے نزدیک کفر کا باعث ہیں۔ انہوں نے یہ بیان لندن سے دے کر اس بات کا اقرار کیا ہے کہ ان کے دادا مرزا غلام احمد انگریزوں کا خودکاشتہ پودا تھا اسی لیے یہ وہیں سے اپنے خود ساختہ اسلام کی تصدیق چاہتے ہیں۔ حالانکہ تمام مسلمانوں کے مراکز مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ اور دیگر اسلامی ممالک ہیں اگر انہیں شک ہے تو وہ اسلامی ممالک سے تصدیق کرائیں ــ اور وہ ایسا قیامت تک نہ کر سکیں گے۔

منظور احمد الحسینی

رمضان المبارک ۔ نیکیوں کا موسم بہار

مولانا خالد محمود صاحب جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی۔

جس طرح اس مادی عالم میں بعض موسموں کو بعض چیزوں سے خاص مناسبت ہوتی ہے کہ وہ چیزیں اس موسم میں فراوانی کے ساتھ پائی جاتی ہیں اور اس موسم میں وہ چیز ہر جگہ نظر آتی ہے۔ بہار کا موسم آتا ہے تو ہر چیز پر ہر جگہ بہار کے آثار نظر آتے ہیں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے وہ درخت جو کل تک خزاں رسیدہ ہو کر ٹنڈ منڈ ہو چکے تھے بہار کے آتے ہی وہ سبز جوڑا پہن کر سرسبز و شاداب نظر آنے لگتے ہیں۔

اسی طرح عالم روحانی میں بھی بعض موسموں کو بعض کاموں سے خاص مناسبت ہوتی ہے جب وہ موسم آتا ہے تو ہر جگہ ان کاموں کی بہتات ہوتی ہے۔ اس عالم روحانی میں رمضان المبارک کے موسم کو نیکیوں رحمتوں اور برکتوں سے خاص مناسبت ہے۔ یہ نیکیوں کا موسم بہار ہے۔ جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو اس کے شروع ہوتے ہی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا آغاز ہو جاتا ہے۔ رمضان المبارک کا چاند دیکھتے ہی مسجد آباد ہو جاتی ہے تلاوت قرآن کے دلنواز نغموں سے فضا معمور ہو جاتی ہے، برائیوں سے کنارہ کشی کر لی جاتی ہے۔ مجموعی طور پر مسلمان خرم محسوس کرتے ہیں۔ ہمدردی اور غمخواری کا جذبہ دل میں انگڑائیاں لینے لگتا ہے، طبیعت خیر کی خوگر ہو جاتی ہے اس لیے کہ اس ماہ مبارک میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، سرکش شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں اور اے خیر کے طلبگار آگے بڑھو اور اے شر کے چاہنے والے پیچھے ہٹ جا کی آواز لگائی جاتی ہے اور ہر رات بے شمار گنہگاروں کو آتش دوزخ سے آزادی کا پروانہ جاری کیا جاتا ہے تاکہ بندگان خدا کے لیے نیکیوں کو اختیار کرنے اور برائیوں سے اجتناب کرنے میں کوئی مشکل اور رکاوٹ پیش نہ آئے اور توفیق و سعادت شکست خوردگان معصیت کا دامن تھام لے۔ اور یہ لوگ بھی توبہ و انابت اختیار کرکے قدسیوں سے قدم ملانے کی ہمت کریں۔ بہرحال رمضان المبارک کو نیکیوں، رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ خاص مناسبت ہے اور کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس ماہ مبارک کے بارے میں فرماتا ہے:

شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن
هدی للناس وبینات من الهدی والفرقان
(سورۃ البقرۃ پ۲)

رمضان المبارک کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور روشن دلیلیں ہیں ہدایت پانے کی اور حق کو باطل سے جدا کرنے کی۔

اس ماہ مبارک میں قرآن کریم کی صورت میں گم گشتہ راہ انسان کے لیے ایک نسخۂ کیمیا نازل فرمایا جس نے روحانی طور پر پہاڑوں کی طرح جمے ہوئے لوگوں کے بتوں کو ان کی جگہ سے ہلا دیا۔ قلوب آدم کی زمینوں کو پھاڑ کر معرفت الٰہی کے چشمے جاری کر دیئے اور وصول الی اللہ کے راستے برسوں کی بجائے منٹوں میں طے کرا دیئے۔

رسوم و قیود کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی انسانیت جو اپنا مقام فراموش کر چکی تھی اس کو اس قرآن نے کرامت انسانی کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا اور اس کے رسوم و قیود کی زنجیریں کاٹ کر اسے آزاد فضا میں سانس لینے کا موقع دیا اس کو بلند نگہی عطا کی اور اس کو بتلایا کہ تیرا مقام اس دنیا میں یہ ہے کہ تو اشرف المخلوقات ہے۔

اور صرف یہی نہیں کہ قرآن کریم ہی اس مہینہ میں نازل ہوا بلکہ دوسری امتوں کے لیے بھی ہدایت ربانی کا سلسلہ اسی مہینہ میں جاری کیا گیا چنانچہ ایک روایت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"رمضان کی پہلی تاریخ کو صحف ابراہیم، چھٹی تاریخ کو تورات، تیرھویں کو انجیل اور چوبیسویں کو قرآن کریم نازل ہوا۔" (تفسیر بحر المحیط ابوحیان ج ۲ ص ۳۹)

روزہ

رمضان المبارک میں قرآن کریم نازل فرمایا اور اس کے ساتھ ہی روزہ کا حکم بھی دیا گیا۔

ارشاد ربانی ہے:

"یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب

علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ○ (سورۃ البقرہ پ ۲)

(ترجمہ) "اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی اور پرہیزگار بن جاؤ۔"

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو روزہ کا حکم دیا اور ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا کہ یہ روزے صرف تم پر ہی فرض نہیں بلکہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کیے گئے تھے اور اس کے ساتھ ہی روزہ کا مقصد بھی بتا دیا گیا۔

روزہ کا مقصد

روزہ نام ہے کھانے پینے اور جماع سے رک جانے کا بالفاظ دیگر خواہشات نفسانی سے رکنے کا، تو ظاہر ہے بھوکا پیاسا رہنا بذات خود مقصود نہیں بلکہ یہ تو ایک ذریعہ اور واسطہ ہے، ایک بلند مقصد کے لیے۔ جیسا کہ جہاد جس میں قتل و قتال اور جدال ہوتا ہے تو یہ قتل و قتال اور جدال بذات خود نہ پسندیدہ ہے اور نہ مستحسن، لیکن چونکہ یہ واسطہ ہے، ایک بلند مقصد کے لیے جو کہ اعلاء کلمۃ اللہ ہے اور دنیا کو شر و فساد سے پاک کرنا ہے اسی طرح بھوکا پیاسا رہنا بھی سبب ہے ایک بلند مقصد کے لیے اور وہ قرآن کی زبانی تقویٰ اختیار کرنا ہے جیسا کہ ابھی ارشاد ربانی ذکر کیا۔ ورنہ تو اس مقصد کے حصول کے بغیر صرف بھوکا پیاسا رہنا ہرگز مطلوب نہیں۔ جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں اس بات کی کہ وہ اپنا کھانا، اور پینا چھوڑ دے۔"

یہی وجہ ہے کہ علمائے کرام لکھتے ہیں کہ صرف کھانے پینے کا روزہ نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر چیز کا اور ہر عضو کا روزہ ہوتا ہے۔ آنکھ کا روزہ ہوتا ہے کہ اس سے غلط جگہ پر نظر نہ پڑے۔ کان کا روزہ ہوتا ہے کہ غلط اور ناجائز بات نہ سنے۔ ہاتھ کا روزہ ہوتا ہے کہ غلط جگہ اس کا ہاتھ نہ لگے۔ پاؤں کا روزہ ہوتا ہے کہ برائی کی جگہ ان پاؤں سے چل کر نہ جائے۔ زبان کا روزہ ہوتا ہے کہ کوئی گالی گلوچ نہ دے، فحش گوئی نہ کرے، کسی کی غیبت نہ کرے۔ دل کا روزہ ہوتا ہے کہ کوئی برا خیال اپنے دل میں جگہ نہ دے غرضیکہ انسان پورا جسم روزہ ہوتا ہے اور ہر اس کام سے روزہ دار اپنے آپ کو بچاتا ہے جو خدا کی ناراضگی کا سبب بنے اور اسی کو قرآن کریم نے تقویٰ سے تعبیر کیا ہے۔

تقویٰ

کیوں کہ تقویٰ کا مطلب بھی یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے بچائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے تقویٰ کی تعریف پوچھی تو انھوں نے جواب دیا کہ امیر المومنین بتائیے کہ آپ کسی ایسے تنگ راستے سے گذرے ہیں جس کے دونوں طرف خار دار جھاڑیاں ہوں تو اس وقت آپ اس تنگ راستے سے کیسے گذرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں اپنے کپڑے سمیٹ لوں گا تاکہ کانٹوں میں نہ الجھیں گے اور احتیاط سے قدم رکھ کر چلوں گا تو کعب احبار نے کہا کہ یہی تقویٰ ہے کہ انسان زندگی کے راستہ پر اس طرح احتیاط سے اپنے آپ کو گناہوں اور معصیتوں سے بچاتا ہوا گذر جائے۔

اور یہ چیز روزہ سے حاصل ہوتی ہے۔ کیوں کہ جب ایک خواہش صرف حکم ربانی کی وجہ سے کھانا، پینا اور صحبت کرنا جو اس کے لیے حلال ہیں ان کو بتکلف ترک کر دیتا ہے۔ اور پورے ایک مہینہ تک اس کی مشق کرتا ہے تو اس میں یہ ملکہ اور استعداد پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ پھر ان چیزوں سے بھی اجتناب کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو دور رکھتا ہے جو اس کے لیے جائز نہیں ہیں۔ اور جب انسان اس طرح ایک مہینہ تک بھوکا پیاسا رہتا ہے تو اس مجاہدہ نفس اس کو اپنے نفس پر کنٹرول ہو جاتا ہے اور پھر وہ اپنے نفس کو عادات رذیلہ سے پاک و صاف کر کے اخلاق حسنہ کا خوگر بناتا ہے۔

اس بھوک پیاس کے اختیار کرنے سے انسان میں صبر کا مادہ پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کو نیکی کے کاموں کے اختیار کرنے میں اور برائیوں کو ترک کرنے میں مدد ملتی ہے۔

اور اس بھوکے پیاسے رہنے سے اس میں ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ پروان چڑھتا ہے پھر وہ دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہوتا ہے اور دوسروں کی تکلیف و مصیبت کا احساس کرتا ہے اور اس طرح انسان اخلاق حسنہ کا مرقع بن جاتا ہے۔ اس کو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب یوں تحریر فرماتے ہیں کہ،

"خواہشات نفسانی سے اپنے آپ کو روکنے (روزہ) سے قوت بہیمیت مغلوب ہو جاتی ہے اور ملکوتی (فرشتوں والی) صفات غالب آجاتی ہیں۔"

اور امام غزالی فرماتے ہیں:-

"روزہ کا مقصد یہ ہے کہ آدمی اخلاق الٰہیہ میں سے ایک خلق کا پرتو اپنے اندر پیدا کرے جس کو صمدیت کہتے ہیں، وہ امکانی حد تک فرشتوں کی تقلید کرتے ہوئے خواہشات سے دست کش ہو جائے۔" (احیاء العلوم)

اور علامہ ابن قیم لکھتے ہیں:

"روزہ سے مقصود یہ ہے کہ نفس انسانی خواہشات، اور عادتوں کے شکنجہ سے آزاد ہو سکے۔ اس کی شہوانی قوتوں میں اعتدال اور توازن پیدا ہو اور اس ذریعے سے وہ سعادت ابدی کے گوہر مقصود تک رسائی حاصل کر سکے اور حیات ابدی کے حصول کے لیے اپنے نفس کا تزکیہ کر سکے، بھوک

اور پیاس سے اس کی ہوس کی تیزی اور شہوت کی حدت میں تخفیف پیدا ہو اور یہ بات یاد آسکے کہ کتنے مسکین ہیں جو نان شبینہ کے محتاج ہیں وہ شیطان کے راستوں کو اس پر تنگ کر دے اور اعضاء و جوارح کو ان چیزوں کی طرف مائل ہونے سے روک دے جن میں کہ دنیا و آخرت کا نقصان ہے اس لحاظ سے یہ اہل تقویٰ کی لگام، مجاہدین کی ڈھال اور ابرار اور مقربین کی ریاضت ہے"

(زاد المعاد)

تراویح

جیسا کہ شروع میں ذکر کیا کہ یہ وہ ماہ مبارک ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا۔ اس لیے یہ ماہ مبارک نزول قرآن کی یادگار ہے اور اس ماہ میں جشن نزول قرآن منایا جاتا ہے مگر اس طور پر نہیں کہ جس طور پہ دوسرے جشن منائے جاتے ہیں۔ ان میں اصل مقصد کو بھلا کر فضولیات و لغویات کا مجموعہ بنا کر رکھ دیا جائے اور اسراف و بیہودگی سے کام لیا جائے بلکہ جشن نزول قرآن اس طرح منایا جاتا ہے کہ پورا مہینہ قرآن کی تلاوت ہوتی ہے جس کی بہترین صورت تراویح ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف رغبت دلاتے ہوئے فرمایا:

"جو ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں کھڑا ہو، (یعنی عبادت کی) اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں"

تراویح کی نماز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے لیکن آپ نے تین دن پڑھ کر اس کو اس لیے چھوڑ دیا کہ کہیں یہ امت پر فرض نہ ہو جائے اور مشقت کا باعث ہو۔ اس کے بعد صحابہ کرام سے انفرادی طور پر تراویح پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب لوگوں کو ابی بن کعب کے پیچھے جمع کر دیا اور اس کے بعد سے آج تک تمام امت اس پر عمل پیرا ہے کہ تمام مسلمان جماعت کے ساتھ تراویح پڑھتے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس امت میں تراویح کی حفاظت اور اس کے اہتمام کا جذبہ پیدا فرما دیا۔

شب قدر

اس ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ نے ایک رات رکھی جس کا نام شب قدر ہے اور یہ اس امت کی خصوصیت ہے۔ ایسی قیمتی اور مبارک رات اللہ تعالیٰ نے کسی امت کو عطا نہیں کی۔ اس رات کی تعریف اور اس کے بیان میں ایک پوری سورت قرآن کریم میں نازل فرمائی گئی۔ جس میں اس کی قدر و قیمت بتاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر، لیلۃ القدر خیر من الف شھر تنزل الملٰئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلٰم ھی حتیٰ مطلع الفجر (سورۃ القدر پ)

ہم نے اس قرآن کریم کو شب قدر میں نازل کیا۔ آپ کیا جانتے ہیں شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس میں فرشتے اور روح القدس نازل ہوتے ہیں۔ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر لے کر سلامتی ہے وہ رات ہے طلوع فجر تک۔

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص شب قدر میں ایمان اور ثواب کی نیت سے عبادت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف کر دے گا"

اللہ تعالیٰ نے شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں پوشیدہ رکھا تاکہ مسلمان اس کی جستجو میں رہیں اور ان کی طلب و محبت بڑھے اور وہ یہ سب آخری راتیں اسی کی لالچ میں قیام و عبادت اور دعا و مناجات میں گزاریں۔

اعتکاف

رمضان کے آخری عشرہ میں اللہ تعالیٰ نے اعتکاف کو مسنون فرمایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ اس پر مداومت فرمائی تاکہ اس اعتکاف کے ذریعے رمضان کے فوائد اور مقاصد کی تکمیل ہو سکے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں:

"چونکہ مسجد میں اعتکاف جمعیت خاطر، صفائی قلب، ملائکہ سے تشبیہ اور شب قدر کے حصول کا ذریعہ نیز طاعت و عبادت کا بہترین موقع ہے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عشرہ اواخر میں رکھا اور اپنی امت کے محسنین اور صالحین کے لیے اس کو سنت قرار دیا"

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کی برکتوں اور رحمتوں کے حاصل کرنے کی توفیق و سعادت نصیب فرمائے اور روزہ کا جو مقصد ہے وہ بھی حاصل ہو جائے اور ہمیں تقویٰ کے زیور سے آراستہ فرما دے۔ آمین۔

دفتر مجلس راولپنڈی کا پتہ یہ ہے۔

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت

نزد بنی چوک ۵۶ سرکلر روڈ راولپنڈی

انٹرویو : منظور احمد الحسینی / مولانا جمیل خاں

عالم اسلام کے ممتاز مذہبی اسکالر مفکرِ اسلام

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ

سے ایک انٹرویو

سوال : گذشتہ دنوں میں پاکستان میں نیا آرڈیننس جاری ہوا ہے، آنجناب نے غالباً اخبارات میں پڑھا بھی ہوگا۔ آپ بیرونی ممالک سے دورہ کر کے تشریف لائے ہیں، آپ کے خیال میں اس کے کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں؟

جواب : جہاں تک مجھے معلوم ہے بیرونی ممالک میں عام طور پر اس کا خیر مقدم کیا گیا اور اس پر مسرت کا اظہار ہوا اور اس سے مسلمانوں کو بڑی تقویت حاصل ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ قادیانی پاکستانی پاسپورٹ کے ذریعہ یہ ثابت کرتے تھے کہ ہم مسلمان نہ ہوتے تو بحیثیت مسلمان ہم کو پاسپورٹ کیسے ملتا۔ مجھے یاد ہے کہ ۱۹۶۲ء یا ۱۹۶۳ء میں جب میں برلن گیا تو وہاں عرب طلبہ نے یہ کہا کہ ایک بہت ضروری کام ہے وہ یہ کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ یہاں کے مذہبی امور کے جو سربراہ (لیڈر) ہیں ان سے ہم آپ کے لیے وقت لیں (اپوائنٹمنٹ کرائیں) آپ ان کو یہ سمجھائیں کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہونا چاہیے اور یہاں کی جو جامع مسجد ہے اس کا انتظام بھی قادیانی لاہوری پارٹی کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ انتظام بھی مسلمانوں کو ملنا چاہیے۔ میں نے کہا کہ میں تیار ہوں، ان سے ملاقات ہوئی وہ ایک اچھے پڑھے لکھے آدمی تھے انھوں نے کہا کہ دیکھیے جہاں تک اس کا تعلق ہے کہ جمہور مسلمین جمہور اہل اسلام قادیانیوں کے بارے میں کیا خیالات رکھتے ہیں اس سے میں واقف ہوں۔ میں نے ان کی کتابیں پڑھی ہیں لیکن ہماری دقت یہ ہے کہ ہم سیاسی اور انتظامی طور پر پاسپورٹ پر انحصار کرتے ہیں پاسپورٹ میں کسی کا مذہبی اور قومی طور پر تعین ہوتا ہے کیوں کہ پاسپورٹ حکومت کی طرف سے جاری کیے جاتے ہیں، اس لیے ہم اس کو کافی سمجھتے ہیں۔ ہماری دقت یہ ہے کہ ہم عملی طور پر تو سمجھتے ہیں۔ معلومات ہم کو بھی ہیں کہ آپ لوگ ان کو مسلمان نہیں سمجھتے لیکن وہ مسلمان ہیں۔ پاکستانی پاسپورٹ جنکو وہ لے کر آتے ہیں اس میں اندراج ہوتا ہے کہ یہ مسلمان ہیں اس لیے میں خاموش ہو گیا۔

اس طرح سے ایک بڑا مسئلہ حل ہو گیا۔ مغربی ممالک جنوبی افریقہ میں جہاں کہیں پاسپورٹ کی بنا پر مذہب کے خانے میں جو کچھ لکھا جاتا ہے، اس کی بنیاد پر قادیانیوں کو مسلمان سمجھا جا سکتا ہے اس طرح اب ان پر بڑی ضرب لگی ہے (نوٹ) پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کر دیا گیا ہے لیکن قادیانیوں کو "غیر مسلم" نہیں لکھا جاتا۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ ان کو غیر مسلم لکھیں تاکہ بیرون ملک میں ایسی پیچیدگیاں پیدا نہ ہوں۔ (ناقل)

سوال : اسلامی ممالک میں قادیانیت کے سدباب کے لیے مجلس تحفظ ختم نبوت، یا مسلمان کیا اقدامات کریں جس سے اس فتنے کی روک تھام ہو سکے؟

جواب : چاڈ وغیرہ بعض دوسرے ممالک میں قادیانی ایسا مسئلہ نہیں ہے جیسا پاکستان کا ہے وہاں قادیانی ہیں نہیں، اگر ہیں تو وہ چھپے ہوئے ہیں البتہ جہاں کہیں معلوم ہو جائے کہ وہاں قادیانی معقول تعداد میں ہیں اور کچھ اثر انداز ہو رہے ہیں اور ان کے ساتھ مسلمانوں کا سا معاملہ کیا جا رہا ہے تو مجلس

تحفظ ختم نبوت کا فرض ہے کہ وہ اپنے آدمی بھیجے اور صورت حال کا جائزہ لے۔ جیسے جنوبی افریقہ ۔ یا بعض اور ممالک ہیں جہاں یہ کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں نہ صرف یہ کہ پائے جاتے ہیں بلکہ ان کے بعض مراکز ہیں اور وہاں اپنے مذہب کی ترقی اور اشاعت کا کام بھی کرتے ہیں ۔ وہاں کام کرنے کی شدید ضرورت ہے ۔

سوال : قادیانیوں کے ساتھ ہمدردی کے پیش نظر ان کو دعوت اسلام کس طرح دی جائے تاکہ وہ اسلام کی طرف رجوع کریں۔؟

جواب : ان کو ایسی کتابیں پڑھنے کو دی جائیں جو مجددین امت یا مصلحین کے حالات پر لکھی گئی ہیں تاکہ وہ ان کی للہیت ان کے اخلاص ان کے کتاب و سنت کے فہم کا مقابلہ اور موازنہ کر سکیں۔ اور یہ کہ ان کی استقامت کس درجے کی

قادیانیوں کے پاسپورٹ میں مذہب کے خانے میں غیر مسلم لکھا جانا نہایت ضروری ہے

تھی۔ سب سے زیادہ مفید طریقہ تو یہ ہے کہ مثلاً تاریخ دعوت و عزیمت کا سلسلہ اور اسی طریقے سے صلحاً امت کے حالات پر جو کتابیں اچھے اسلوب میں لکھی گئی ہیں ۔ دوسرے یہ کہ رد قادیانیت پر جو کتابیں بہت تیز نہ ہوں بلکہ علمی انداز میں محاسبہ کیا گیا ہو یا ان کے مذہب کے نشو و نما کا پس منظر اور اس کا ماحول بتایا گیا ہو اور قادیانیت کو قبول کرنے کیلئے معاون چیزیں پیدا ہو گئی تھیں ان میں جو غیر اسلامی حکومتوں خاص طور پر برطانیہ کا جو ہاتھ تھا اس کا جائزہ لیا گیا ہو۔ تو وہ کتابیں مفید ہوں گی۔ وہ کتابیں جو سخت لہجے میں لکھی گئی ہیں وہ شروع میں نہ دی جائیں ۔ شروع میں وہ کتابیں دی جائیں جو علمی انداز میں اور متانت کے ساتھ لکھی گئی ہیں جن میں طنز یا تعریض کا حصہ بہت کم ہے یا نہیں ہے ۔

سوال : جدید تعلیم یافتہ جو افراد ہیں وہ قادیانیت کی گہرائی اور حقیقت سے آگاہ نہیں ہیں۔ ان کو سمجھانے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا جائے؟

جواب : پہلے تو ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی واقفیت میں اضافہ کیا جائے سیرت کی موثر کتابیں ان کو پڑھنے کو دی جائیں تاکہ وہ مقام نبوت کی بلندی سے واقف ہوں یعنی نبوت اور اشتہاری طریقے مثلاً جعلی نقلی نبوت پروپیگنڈے میں اور حقیقت میں کیا فرق ہے اس کو سمجھ سکیں، جیسا میں نے پہلے کہا ان کو ایسی کتابیں دی جائیں جو اس فرقے کی تاریخ سے، پس منظر (بیک گراؤنڈ) سے واقف کرائیں اور یہ کہ قادیانیوں سے غیر ملکی طاقتوں نے کیا کام لیا اور لے رہے ہیں ایسی کتب ان کے لیے مفید رہیں گی ۔

سوال : بعض حکومتیں ایسی ہیں جو ان کے خلاف کارروائی نہیں کرتیں اس صورت میں تو وہاں کے علمائے کرام اور مسلمانوں کو اجازت ہے کہ وہ غیر سرکاری قوانین ان کے بارے میں لوگوں کو بتائیں اور براہ راست اقدامات کریں ؟

جواب : اس کے لیے سب سے مفید طریقہ یہ ہے کہ علمائے کرام حکومت کے ذمہ داروں سے ملیں اور وہ اس فرقے کی حقیقت اور مقاصد اور اس کے اثرات و نتائج بتائیں ۔ ایسا سعودی عرب میں کیا گیا اور یہ طریقہ بہت کامیاب رہا ۔ سعودی عرب والے خود زیادہ واقف نہیں تھے جب پاکستان اور ہندوستان کے علماء گئے وہاں کے علماء سے ملے انھوں نے فوراً قانون بنا دیا کہ کوئی قادیانی حج کو نہ آنے پائے، جب ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی قادیانی آیا ہے تو وہ واپس کر دیا جاتا ہے، اس میں افہام و تفہیم کا طریقہ زیادہ مفید ہے اور کسی تحریک چلانے کا مرحلہ بعد میں آنا چاہیئے۔

سوال : آپ کی کتاب "قادیانیت" کا کن کن زبانوں میں اب تک ترجمہ ہو چکا ہے ؟

جواب : اصل میں یہ عربی میں لکھی گئی تھی بعد میں خود ہی میں نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا، اصل عبارتوں کا مرزا صاحب کی کتابوں سے حوالہ دیا گیا ۔ اس کے بعد انگریزی میں ترجمہ ہوا۔ انڈونیشی اور پھر سواحلی زبان میں اس کا ترجمہ ہوا۔

سوال : مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارکردگی تو بہر حال آپ کے سامنے پیش ہے رہی ہے۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ یہ جماعت صحیح خطوط پر کام کر رہی ہے۔؟

جواب : میں قریب کے حالات سے واقف نہیں ہوں آج سے ۲۰،۱۵ برس پہلے جب میں اپنے شیخ مولانا عبدالقادر رائے پوری کی خدمت میں آیا کرتا تھا۔

بیرون ممالک حالیہ آرڈی نینس کا خیر مقدم کیا گیا ہے

تحریر:- محمد عثمان الوری

پاکستان میں

دینی مدارس کا اہم کردار

برصغیر میں دینی مدارس نے جو عظیم خدمات سرانجام دی ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ملک وملت کے مفاد میں ہر تحریک میں پیش پیش جو قائدین نظر آتے ہیں ان میں اکثر حضرات کا تعلق ملک کے دینی مدارس ہی سے تھا۔ ان بزرگوں میں شاہ ولی اللہؒ، شاہ عبدالعزیز دہلویؒ اور ان کے خاندان اکابرین علماء دیوبند کی عالمگیر عظیم علمی تاریخی تحقیقی اور سیاسی، سماجی خدمات سورج کی طرح عیاں ہیں۔ اس کے علاوہ مدرسہ رحیمیہ، دارالعلوم دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور، مدرسہ امینیہ دہلی، مظہر العلوم کھڈہ، خیر المدارس ملتان، قاسم العلوم ملتان، جامعہ اشرفیہ لاہور، ندوۃ العلوم لکھنؤ، مخزن العلوم خانپور، دار الافتاء پیر جھنڈا، جامعہ مدنیہ لاہور، دارالعلوم سرحد، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی، دارالعلوم کراچی، جامعہ اسلامیہ بہاولپور، جامعہ فاروقیہ کراچی، جامعہ حمادیہ کراچی، جامعہ اشرفیہ پشاور، اور اس کے علاوہ ہر بڑے شہر اور قصبے کے عربی مدارس معاشرے میں اصلاحی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جو نہ صرف اسلامی علوم وفنون کی تعلیم وتربیت دے رہے ہیں۔ بلکہ لوگوں میں حمیت وحریت شجاعت وجرأت کا جذبہ بھی بیدار کر رہے ہیں۔ ہمارے دینی مدارس کا فیضان ایشیا و افریقہ امریکہ جاپان تک پھیلا ہوا ہے۔ اور اسلامی ممالک میں اکثر مذہبی امور وزارت مذہبیہ اوقاف، شرعی عدالت میں جج اور مشیر دینی مدارس سے وابستہ علماء ہی نظر آتے ہیں۔ پاکستان کی ملی و مذہبی تحریکات میں مولانا شبیر احمد عثمانیؒ مولانا محمد صادق کراچیؒ، مولانا سید سلیمان ندویؒ مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ، مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مولانا خیر محمد جالندھریؒ، مولانا محمد شفیع عثمانی، مفتی محمد حسن امرتسریؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کی جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ اور ان کی جمعیۃ، مولانا نورالحسن بخاریؒ اور ان کی تنظیم اہلسنت، ان کے علاوہ ہزاروں علماء حق جو ملک کی تحریکوں میں عوام کی قیادت کی سعادت سے مستفید کرتے رہے ناقابل فراموش کارہائے انجام دے کر آنے والوں کے لیے ایک مثال قائم کر گئے، یہ سب حضرات دینی مدارس سے منسلک تھے۔ حضرت مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا احتشام الحق تھانویؒ، مولانا غلام اللہ خان اور ان کے شاگردوں کی عظیم قربانیاں کسے یاد نہیں۔ یہ سب حضرات دینی مدارس ہی کے ذمہ دار بزرگوں میں سے تھے۔ آج بھی دین اسلام کی اشاعت اور حق کی بلندی کا ذریعہ مدارس ہی ہیں۔ لہٰذا ہم سب مسلمانوں کی ذمہ داری بالخصوص مخیر حضرات کی وہ ان مدارس کے قیام اور بقاء کے لیے ان سے بھرپور تعاون کریں۔ اور عطیات، صدقات، زکوٰۃ، خیرات، عشر وغیرہ کی رقم سے امداد فرمائیں اور مستقبل میں دین حنیف کی بقاء، سلامتی کے لیے دیگر احباب کو بھی متوجہ فرمائیں۔ اس مختصر سے مقالہ میں تفصیل سے تحریر نہ کر سکا سرسری اور اجمالی طور پر اختصار سے لکھا ہے۔ امید ہے کہ صاحب ثروت حضرات اپنی ذمہ داری محسوس فرماتے ہوئے اس جانب توجہ فرمائیں گے۔

ترتیب: منظور احمد الحسینی

کاروانِ ختم نبوت

- صدر پاکستان کو مبارک باد ۔ مولانا قاضی زاہد الحسینی
- ٹھٹھہ میں قادیانیوں کے خلاف مکمل سوشل بائیکاٹ کا اعلان
- فلٹر پلانٹ گھارو میں قادیانی گھرانے کا قبول اسلام
- مولانا عبدالرحیم اشعر کی کراچی میں مصروفیات
- صدارتی آرڈی ننس کا خیر مقدم
- مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد مشرق بعید کے دورے پر
- ایک قادیانی خاتون کا قبول اسلام

اٹک اٹک شہر (نامہ نگار خصوصی) مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اٹک کا ایک اہم اجلاس مفسر قرآن حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب مدظلہ کے زیر اہتمام جامعہ مدنیہ میں زیر صدارت حضرت مولانا قاضی محمد صدیق صاحب مدظلہ منعقد ہوا۔ قاری محمد ثاقب الحسینی صاحب کی دلنشین تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ قریباً دو صد فدائیان ختم نبوت اجلاس میں شریک ہوئے۔

مفسر قرآن حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب مدظلہ نے اجلاس سے مفصل خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ قیام پاکستان کے بعد قادیانیت کے خلاف تین دفعہ تحریک چلی۔ پہلا مرتبہ ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے ہٹانے کا مطالبہ تھا۔ دس ہزار مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا تب جا کر یہ مسئلہ حل ہوا۔ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں نے یہ دیکھنے کے لیے مسلمانوں میں کچھ دم خم ہے یا نہیں، نہتے مسلمان طلبہ پر حملہ کیا، اس میں شک نہیں کہ مرزائیوں کی بڑی طاقت تھی۔ قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی وفات کے نو دن بعد ربوہ بنا اور ایک سال بعد وہاں ریلوے اسٹیشن بھی قائم ہو گیا۔ لیکن ۱۹۷۴ء میں انھیں پتہ چل گیا کہ مسلمان ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تحفظ کے لیے مسلمان اپنا سب کچھ قربان کر سکتا ہے ۔ اب قادیانیوں نے بیہودہ مضامین لکھنے شروع کیے اور مولانا محمد اسلم قریشی کو اغواء کیا۔ یہ حقیقت ہے کہ صدر ضیاء الحق نے دانشمندی کا ثبوت دیا ہے ورنہ اگر پنڈی کانفرنس سے پہلے یہ قانون نہ بنایا جاتا تو ۲۷۔ اپریل کو شمع رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پروانے اپنی جان کی بازی لگانے کو تیار تھے۔ حضرت قاضی صاحب مدظلہ نے صدر ضیاء الحق کو اس جرأتمندانہ قدم پر مبارک باد دیتے ہوئے فرمایا کہ ابھی ہمارا کام ختم نہیں ہوا بلکہ اب ہم پر پہلے کے مقابلہ میں زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ خصوصاً دو کاموں پر زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

۱۔ اس فیصلہ کو عملی شکل دینے کے لیے انتظامیہ کے ساتھ ہمارا تعاون ضروری ہے جہاں بھی ہمارے علم میں قادیانیوں کی کوئی سازش آئے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم فوراً انتظامیہ کے نوٹس میں لائیں۔

۲۔ ہمیں قادیانیوں کی حرکات و سکنات پر نگاہ رکھنی چاہیے۔ اگر ان میں سے کوئی مسلمان ہونا چاہتا ہے تو ہمیں انھیں گلے لگا کر خوشی ہوگی۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ ادھر ہمارے پاس آئیں تو کہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور ادھر ان کے پاس جائیں تو کہیں کہ ہم قادیانی ہیں۔

حضرت قاضی صاحب نے فرمایا کہ رواداری کیا ہے؟ جو نبی کا دشمن ہے وہ ہمارا پکا دشمن ہے۔ آپ نے فرمایا بعض لوگ کہتے ہیں کہ کافر کو کافر کہنے سے کیا ہوتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو خود حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے کہلوایا قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ فرما دیجئے کہ اے کافرو! حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تو رواداری نہیں (کی)۔ کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نقل فرمایا تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ۔ کیا آپ نے ابولہب کے ساتھ رواداری کی؟ صاف بات ہے ہم نہ رواداری کرتے ہیں اور نہ پسند کرتے ہیں اور نہ خدا تعالیٰ اجازت دیتا ہے۔ آخر میں آپ نے فرمایا اب یہ ہمارا فریضہ ہے کہ قادیانیوں کا تعاقب کریں جب تک دنیا میں ایک بھی مرزائی ہے اس وقت تک

تحریک جاری رہے گی۔

حضرت قاضی صاحب مدظلہ کے خطاب کے بعد صدر جلسہ فاضل نوجوان، واعظ خوش بیان، حضرت شیخ القرآن مرحوم و مغفور کی یادگار جامعہ اشاعت الاسلام کے ناظم حضرت مولانا محمد صدیق صاحب مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ انھوں نے فرمایا کہ صدر پاکستان نے قادیانیوں کے خلاف آرڈی ننس جاری کر کے صرف سنّی بھر قادیانیوں سے ہی نہیں بلکہ پوری یہودی لابی سے ٹکر لی ہے۔ اب وہ ہماری حکومت کو ان کی سزا دینے کے لیے ضرور سازشیں کریں گے۔ انھوں نے حکومت کو خبردار کیا کہ اب اگر ان پر ذرا بھی گرفت ڈھیلی کی تو یہ سانپ پہلے موجودہ حکومت کو اور پھر بعد میں ملک کو ڈسنے سے باز نہیں آئے گا۔

مولانا عبدالرحمٰن ہزاروی نے فرمایا کہ جس طرح سچے نبیوں کا اقرار ضروری ہے اسی طرح جھوٹے نبیوں کا انکار بھی ضروری ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم ختم نبوت کی خاطر سر کٹوا لیں گے جھکائیں گے نہیں۔ گھبرائیں گے نہیں۔

اجلاس کے آخر میں مفسر قرآن حضرت مولانا محمد زاہد الحسینی صاحب مدظلہ کے زیر سرپرستی ایک دس رکنی رابطہ کمیٹی قائم کی گئی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ ۲۰ مئی کو مرکزی جامع مسجد اٹک شہر میں مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اٹک کا اہم اجلاس منعقد ہو گا جس میں مجلس عمل تشکیل دی جائے گی۔

مجلس کے وفد کی ڈی ایم ایل اے سے ملاقات

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ایک وفد نے جو مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن، الحاج مولانا محمد زکریا، مولانا سید ابوالحسن شاہ منظور جیلانی، مولانا سید عظمت علی شاہ ہمدانی، مولانا بشیر احمد نقشبندی، مولانا محمد طیب کشمیری، مولانا عبیداللہ مبلغ مجلس پر مشتمل تھا مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب کی قیادت میں ڈپٹی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر میجر جنرل محمد افضل خان صاحب سے ان کے دفتر میں ملاقات کی اور ان کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام علماء کرام کے مشترکہ اجلاس کے فیصلے اور قراردادوں سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد عبیداللہ پہ قادیانی گروہ کے بعض افراد کی طرف سے حملے اور اخبار کی کوششوں کے بعد مجرموں میں سے بعض کو گرفتار کر لیا گیا ہے لیکن اب اس گروہ کے بعض سرکردہ صاحب رسوخ افراد اب اپنے عہدوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے پولیس پر ان کی رہائی اور مقدمہ کو غلط رخ پر ڈالنے کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں جس سے اندیشہ ہے کہ اس واقعہ کو بھی عدالت میں غلط انداز سے پیش کیا جائے۔ ان حالات نے مجلس عمل کے ذمہ داروں کو تشویش میں ڈال دیا ہے۔ مجلس کے وفد نے ڈی ایم ایل اے سے درخواست کی کہ اس مقدمہ کی کارروائی مارشل لاء کی نگرانی میں کی جائے تاکہ فوری طور پہ مجرموں کے خلاف کارروائی ہو سکے۔

ڈی ایم ایل اے جناب محمد افضل نے مجلس کے وفد کو یقین دلایا کہ وہ خود اس مقدمہ میں دلچسپی لیں گے اور انشاء اللہ عدل و انصاف کے مطابق مجرموں کو آرڈی ننس کے مطابق قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

کنری

(نمائندہ خصوصی محمد عثمان آزاد) مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے زیر اہتمام جامع مسجد بخاری میں ۲۵ اپریل بعد نماز عشاء معراج النبی کے موضوع پر ایک روزہ جلسہ زیر صدارت الحاج پیر خان صاحب منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام سے ہوا۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے تنظیم اہلسنت ملتان کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا غلام احمد، حضرت مولانا منظور احمد شاہ صاحب حجازی نے معراج النبی اور عقیدہ ختم نبوت پر تفصیل سے روشنی ڈالی جبکہ صوفی احمد بخش نعت خواں ختم نبوت جھنگ نے نعتیہ کلام پیش کیا۔

صدارتی آرڈیننس کا خیر مقدم

کنری سندھ

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی رہنماؤں اراکین حاجی رشید احمد عبدالواحد، محمد صفدر، نذیر احمد خان، محمد عثمان آزاد، مستری برکت علی اور جانفر خان نے حالیہ قادیانیوں کے بارے میں صدارتی آرڈیننس کا خیر مقدم کرتے ہوئے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کو مبارک باد پیش کی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے بھی برطرف کیا جائے اور اس آرڈیننس پر عمل درآمد کیا جائے۔

مولانا عبدالرحیم اشعر کی کراچی میں مصروفیات

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم تبلیغ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر ۱۴ شعبان بمطابق ۱۶ مئی بروز جمعہ بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی پہنچے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں آپ تردید قادیانیت کورس پر ۲۹ شعبان تک لیکچر دیا جس میں علماء، طلبہ، وکلاء، پروفیسرز حضرات نے استفادہ کیا۔ آپ کا قیام دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی میں رہا آپ کے کراچی قیام کے دوران مختلف احباب دفتر میں مشورہ اور

ملاقاتوں کے لیے آتے رہے۔ ۲۳ شعبان ، ۲۵ مئی کا جمعہ آپ نے علاقہ ۳-۵ اورنگی کی مسجد میں پڑھایا جس میں آپ نے مرزا کذاب کے دعاوی باطلہ کی بھرپور تردید کی۔ اور اس علاقہ میں رہنے قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دی۔ اسی روز بعد نماز عشاء جامع مسجد اقصیٰ بل ٹاؤن منظور کالونی میں محمد رسول اللہ کانفرنس سے آپ نے خطاب کیا۔ اس کانفرنس کا تمام تر اہتمام مولانا حافظ عبدالستار واحدی خطیب جامع مسجد اقصیٰ و خوشنویس ہفت روزہ ختم نبوت نے کیا تھا۔ آپ نے اس عظیم الشان کانفرنس میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبوت کے کمالات کو تفصیل سے بیان کیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم نشریات مولانا منظور احمد الحسینی نے پچھلے دنوں محکمہ پولیس کو دو درخواستیں دیں۔ ایک درخواست استدعا کی گئی تھی کہ عبدالرحیم یونس قادیانی پتہ شناختی کارڈ ۱۵۱ بہادرآباد کراچی پتہ پاسپورٹ ۱۵۲ B بلاک J نارتھ ناظم آباد نے انڈیا ڈیپارٹمنٹ کے لئے ۹ مئی کو جو درخواست دی تھی۔ اس میں اس نے کاغذات میں اپنے آپ کو مسلمان لکھا ہے۔ جو عالیہ آرڈیننس کے تحت جرم ہے۔ لہٰذا اسے تین سال با مشقت جیل کی سزا دی جائے۔ دوسری درخواست ۲ رجسٹرڈ پارسلوں کے بارے میں تھی۔ جو ربوہ سے بیرون ملک بھیجے جا رہے تھے۔ ہر ہر پیکٹ میں ۱۲،۱۲ کیسٹیں تھیں۔ درخواست میں یہ استدعا کی گئی تھی کہ ان کو ضبط کیا جائے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے رہنماؤں نے اپنے ایک بیان میں لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کے بعض ممبران کی طرف سے قادیانیوں سے متعلق آرڈیننس کی مخالفت کرنے کے رویے کی شدید مذمت کی۔ بیان میں کہا گیا کہ یہ وکلاء اپنے ایمان کی تجدید کا اعلان کریں۔ کیونکہ ختم نبوت کا معاملہ خالصاً مسلمانوں کے دین و ایمان کا معاملہ ہے۔ اس کا کسی حکمران یا کسی اور شخص کی مخالفت اور موافقت سے کوئی تعلق نہیں۔

ٹھٹھہ

ضلع ٹھٹھہ کے ناظم اعلیٰ اور نمائندہ ہفت روزہ ختم نبوت جناب حافظ عبدالخالق نے خبر دی ہے کہ ٹھٹھہ کے تمام آئمہ مساجد اور علماء کرام نے جمعہ کے اجتماعات میں قادیانیوں کے خلاف مکمل سوشل بائیکاٹ کا اعلان کیا ہے۔ تمام مسلمان اس پر عمل کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں پی ڈی سی شفیع آباد گھارو کی تمام کینٹینوں میں قادیانیوں کے لئے کھانے پینے کے برتن الگ کر دیے گئے ہیں، مزید برآں فلٹر گھارو کے نوجوانوں نے قادیانیوں کو دعوت اسلام کی تحریک تیز تر کر دی ہے جس کی سربراہی حضرت مولانا غلام قادر صاحب کر رہے ہیں۔ مولانا غلام قادر کی سربراہی میں ایک سہ رکنی وفد محمد ایوب صدر قادیانی ضلع ٹھٹھہ کے گھر پہنچا اور ان کو اسلام کی دعوت دی۔ محمد ایوب قادیانی نے جواب دیا کہ ہم اس مسئلہ پر غور و خوض کر رہے ہیں۔

فلٹر پلانٹ گھارو میں قادیانی گھرانے کا قبول اسلام

پچھلے دنوں فلٹر پلانٹ گھارو میں حبیب احمد ولد خورشید محمد الیکٹریشن اور ان کی بیوی غلام فاطمہ، پانچ لڑکیوں اور ایک لڑکے نے جامع مسجد فلٹر پلانٹ میں کثیر نمازیوں کی موجودگی میں قادیانیت سے تائب ہو کر الحاج مولانا غلام قادر کے ہاتھ پر برضا و رغبت اسلام قبول کیا اور تجدید نکاح بھی ہوا۔ ان سب نے اعلان کیا کہ مرزا قادیانی لعنہ اپنے تمام تر دعاوی میں جھوٹا ہے وہ اور اس کے ماننے والے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور حضرت عیسیٰؑ قرب قیامت آسمان سے جسمانی طور پر نزول فرمائیں گے۔

نواب شاہ

مولانا ارشد مدنی نے اطلاع دی ہے کہ نواب شاہ میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تمام مکاتب فکر کے حضرات پر مشتمل باقاعدہ قیام عمل میں آچکا ہے۔

صدر: حضرت مولانا دوست محمد صاحب مدنی

نائب صدر اول:۔ مولانا محمد محسن فریدی صاحب (بریلوی)

نائب صدر دوم:۔ مولانا صاحب علی صاحب (جماعت اسلامی)

جنرل سیکرٹری:۔ حافظ احمد زکریا صاحب

جوائنٹ سیکرٹری:۔ چوہدری شبیر احمد صاحب (اہلحدیث)

ناظم نشر و اشاعت:۔ مولانا درویش احمد صاحب

نواب شاہ میں مجلس شوریٰ کے اراکین

مولانا علی احمد نجفی، علامہ صابر حسین نقوی، مولانا رضا احمد بریلوی، حافظ محمد زبیر (اہلحدیث) مولانا محمد ارشد

خازن:۔ اشفاق احمد قریشی، حافظ محمد ابراہیم کانوی

اکابر دیوبند اور عشق رسولؐ

قسط ۳

حکیم الامت حضرت تھانوی اور بارگاہ سید الرسلؐ

مولانا محمد اقبال رنگونی ۔ مانچسٹر ۔

ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم

امام الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک اعلیٰ ترین عبادت بلکہ روحِ ایمان ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ترقی ایمان اور زیادتی درجات کا سبب ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک ایک واقعہ بلکہ ایک ایک لمحہ ہمارے لیے سرمۂ چشم بصیرت کا کام دے سکتا ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال ، اخلاق و عادات ، کردار و گفتار ، نشست و برخاست ، صورت و سیرت ، تبسم و مسکراہٹ ہمارے لیے اسوۂ حسنہ اور اکسیر ہدایت ہے ۔ ان کا سننا ، سنانا ، سیکھنا ، سکھانا ، ان کا ورد و مذاکرہ کرنا ، ان کی طرف لوگوں کو دعوت دینا ، احیاء سنت کی فکر کرنا نہایت ہی برکت اور رحمت کا ذریعہ ہے ۔ کسی مسلمان کو اس میں تردد نہیں ہو سکتا ۔

اکابر علماء دیوبند کے حالات و واقعات اس پر شاہد ہیں کہ یہ حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کثرت سے ذکر کرتے تھے ۔ ان کے مواعظ اس سے پر ہیں ۔ ان کی تصنیف و تالیف اس کی شاہد عدل ہے ۔ ان کی تحریر و تقریر اس کا بین ثبوت ہے مگر افسوس کہ کچھ لوگوں نے امت میں انتشار پیدا کرنے کے لیے اور ان حضرات سے بدگمان کرنے کے لیے ایک شوشہ چھوڑ دیا کہ (معاذاللہ) یہ لوگ ذکر رسول سے منع کرتے ہیں ۔ آیئے اس حقیقت کو سرپرست علماء دیوبند حضرت حکیم الامت کی زبانی سنیئے اور خود سمجھیئے کہ ان پر لگایا گیا الزام کہاں تک صحیح ہے ۔ حضرت حکیم الامت کے ارشادات اس باب میں کثرت سے وارد ہیں ، یہاں چند نقل کیے جاتے ہیں ۔

حضرت حکیم الامت کا عقیدہ یہ تھا :

۱۔ وہ جملہ حالات جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا سا بھی علاقہ ہو ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ کے بول و براز ، نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو (عقائد علماء دیوبند صہ ۵۲)

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادت محبوب تر اور افضل ترین مستحب ہے ۔ (ایضاً صہ ۵۳)

حضرت حکیم الامت کی تعلیم یہ تھی :

۳۔ " حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک تو ایسی چیز ہے کہ ہر وقت ہر انسان کے رگ و پے میں ساری ہو بلکہ دوسرے اذکار بھی اسی ذکر کی طرف راجع ہو جایا کریں ۔" (وعظ النور صہ ۲)

۴۔ " اس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف ہے کہ اس کے واسطے اہتمام کی کیا ضرورت ہے وہ تو ہر بات میں آجانا چاہیئے ۔ نیز اس کی بھی کیا ضرورت ہے کہ اگر بیان ہو تو صرف ولادت شریفہ اور معجزات ہی کا بیان ہو ۔ ارے آپ کی تو ہر ہر بات ذکر کے قابل ہے ، نشست و برخاست ، اخلاق و عادات ، مجاہدات و ریاضات ، افعال و احکام اور اوامر و نواہی ۔" (اشرف المواعظ صہ ۱۳)

۵۔ " آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک تو غذا ہے اس میں کسی وقت کی تخصیص کی کیا ضرورت ہے ۔ بس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کی کتابیں لے کر جن میں صحیح حالات ہوں اگرچہ ان میں ایک شعر بھی نہ ہو اس کو روزانہ پڑھا کرو اس لیے میرا بہت روز سے جی چاہتا تھا کہ کوئی صحیح و معتبر کتاب لکھدوں چنانچہ بحمداللہ تعالیٰ وہ کتاب تیار ہو گئی ۔" (صہ ۱۶۳)

(نوٹ) اس کتاب کا نام نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ہے)

۶۔ " میں کہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہر وقت کرو اور ایسی کتاب اپنے وظائف کے ساتھ رکھو " (صہ ۱۶۹) ۔

" ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت کا اندازہ فرمایئے ، آپؒ فرماتے ہیں :

۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے سامنے ہفت اقلیم کی بھی کچھ حقیقت نہیں ہے ۔" (ذکر الرسول صہ ۵)

۸۔ " حدود کے اندر رہ کر ذکر مبارک رسول مقبول منجملہ اعظم البرکات وافضل القربات ہے کہ کسی مومن کو خصوص ساعی فی اتباع السنۃ کو اس میں کلام نہیں ہو سکتا ۔"

(زوال السنۃ عن اعمال السنۃ صہ ۱)

۹۔ ایسا کون ہوگا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر اور وجود با جود پر خوش نہ ہو اور شکر نہ کرے۔ (وعظ السرور صفحہ ۵)

۱۰۔ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات تمام فضل و رحمت کی اصل الاصول ہے پس ایسی ذات بابرکات کے ذکر اور وجود باجود پر جس قدر بھی خوشی اور فرح ہو کم ہے۔

۱۱۔ "ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اہمیت اور حقیقت ہے ہم الحمدللہ اس سے کسی وقت بھی خالی نہیں کیوں کہ یہ بھی اعظم مستحبات سے ہے"۔ (قصص الاکابر صفحہ ۲۵)

حکیم الامت طاعون کا ایک علاج ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی بتلاتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی برکت سے طاعون بھی ختم ہو جاتا ہے۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں۔

۱۲۔ "طاعون کا ایک معتبر علاج منجملہ اور علاجوں کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے اور یہ علاج تجربہ میں آیا ہے یعنی میں نے ایک کتاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں لکھی نشر الطیب، اس کے لکھنے کے زمانے میں خود اس قصبہ میں طاعون تھا، تو میں نے تجربہ کیا کہ جس روز اس کا کچھ حصہ لکھا جاتا تھا اس روز کوئی حادثہ نہیں سنا جاتا تھا۔ مجھے خیال ہوا کہ یہ سب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی برکت ہے۔" (اشرف المواعظ صفحہ ۱۹)

یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم نفس ذکر رسول سے ہرگز منع نہیں کرتے بلکہ قیودات و بدعات سے منع کرتے ہیں ہم پر جو الزام لگایا جاتا ہے وہ قطعاً بے بنیاد ہے، ہم ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے منع کر سکتے ہیں۔ ہم تو خود اس کا قصد کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک سے اپنے ایمان و ایقان کو تازہ کرتے رہتے ہیں۔

آپ کا ارشاد ہے:

۱۳۔ "باقی نفس ذکر قطع نظر رسوم سے تو خدانخواستہ ہم اس کا انکار کیسے کر سکتے ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ اس کو وظیفہ کے طور پر کرو"۔ (صفحہ ۱۷۸)

۱۴۔ "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کے ساتھ دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا بار بار بیان کرنا ہے اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف اور دیگر حالات کے متعلق حکایات و واقعات جو بیان کئے جاتے ہیں اور ان میں خدا بھی ہے اور نیز اگر منکرات سے خالی ہوں تو طاعت بھی ہے اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر حق تعالیٰ ہی کا ذکر ہے"۔ (وعظ الظہور)

اس سے معلوم ہوا کہ ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حظ بھی ہے، اور اگر منکرات و قیودات سے خالی ہو تو طاعت بھی ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک اللہ تعالیٰ شانہٗ ہی کا ذکر ہے۔ ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

۱۵۔ "نفس ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تو ہم اعلیٰ طاعت سمجھتے ہیں اور اس کا ہم خود قصد کرتے ہیں اس زمانہ میں اور دنوں سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو جی چاہتا ہے"۔ (السرور الفرقانی صفحہ ۱)

من احب شیئاً اکثر ذکرہ کہ جس کے دل میں کسی کی محبت رچ بس ہو تو ہر وقت اس کا ذکر کیا کرتا ہے۔ اسی کے نام کی رٹ ہوتی ہے۔ یہی حال علمائے دیوبند کا تھا کہ ہر ہر بات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کیا کرتے تھے خود حکیم الامت فرماتے ہیں کہ:

۱۶۔ "اس سوال کا جواب دیتا ہوں کہ اس وقت بھی اس کے بیان کی کیا ضرورت ہوئی سو اول تو یہ سوال ہو ہی نہیں سکتا کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ایسا نہیں کہ اس پر یہ سوال ہو سکے جس کے دل میں کوئی چیز بسی ہوئی ہوتی ہے اس کو ہر چیز میں اس کا ذکر یاد آتا ہے"۔ (مواعظ اشرفیہ جلد ۶ صفحہ ۱۷)

۱۷۔ "یہی محبت کا مقتضیٰ تو یہ ہے کہ آپ کا ہر وقت ذکر ہو اور اس کے لیے ضرورت نہیں کہ اس کی مجالس منعقد کی جاویں اور مٹھائی منگائی جائے تب ذکر ہو عاشق اور محب کو اتنی دیر کیسے صبر آسکتا ہے"۔ (وعظ السرور صفحہ ۹۲)

۱۸۔ "صاحبو! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک تو وہ شے ہے اگر اس پہ اجر کا وعدہ بھی نہ ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بمقتضائے من احب شیئاً اکثر ذکرہ اس کو مقتضی ہے کہ آپ کا ہر وقت ذکر کیا کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر عین عبادت ہے"۔ (وعظ السرور صفحہ ۹)

حضرت حکیم الامت کے عقیدے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کا ہم بندوں پر احسان عظیم ہے کہ اگر آپ تشریف نہ لاتے تو ہم آپ کے ذکر سے ہی محروم رہتے۔

آپ کا ارشاد ہے:

۱۹۔ "اگر حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری نہ ہوتی تو ہم اس ذکر کی دولت سے بالکل محروم رہتے۔ حق تعالیٰ شانہٗ کا بہت بڑا احسان ہمارے اوپر ہوا اور آپ کی برکت سے ہم کو اس دولت سے سرفراز فرمایا"۔ (مواعظ اشرفیہ جلد ۲ صفحہ ۵)

۲۰۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام و افعال کا ذکر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔ صاحبو یہ سب ذکر رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی ہے

گلستان میں جاکر ہر ایک گل کو دیکھا
تیری ہی سی رنگت تری ہی سی بو ہے"

(اشرف المواعظ صفحہ ۲۲)

مطلب یہ ہے کہ وہاں ہر ایک سے ترا ہی جلوہ نظر آتا ہے۔
حکیم الامت کے یہ چند ارشادات نقل کئے گئے ہیں جو نہایت ہی واضح

۲۔ کیا اس کے بعد بھی کوئی شخص یہ کہنے کی جسارت کر سکتا ہے کہ حضرت حکیم الامتؒ عاشق رسول نہ تھے یا ذکر رسول اللہ سے منع کرتے تھے اگر نہیں تو پھر اتنے بڑے بزرگ اور شیخ کے بارے میں الزام لگانے والے خود ہی بتائیں کہ وہ اپنی آخرت کیوں برباد کر رہے ہیں ؎

اسی میں حیران ہوں کہ کس کس کا گلہ تجھ سے کروں
بدگمانی کا، تغافل کا، یا کہ تیرے کہنے کا

حضرت حکیم الامتؒ اور عقیدۂ ختم نبوت

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا بنیادی رکن ہے اس کا انکار کفر و ارتداد ہے۔

قرآن کریم میں واضح طور پر ارشاد ربانی ہے:

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (الاحزاب)

مطلب یہ ہے کہ اب تک جتنے بھی پیغمبر تشریف لائے وہ اللہ کے رسول تھے اور یہ اللہ کا رسول ہونے کے ساتھ ساتھ خاتم النبیین بھی ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح تصور کے لیے دو باتوں کا تصور لازمی ہوگا۔ ایک تو یہ کہ آپ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے رسول ہیں اور دوسرے یہ کہ آپ قصر نبوت کی آخری اینٹ (خاتم النبیین) بھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں صرف یہ عقیدہ کہ آپ رسول اللہ ہیں بالکل ادھورا اور ناقص تصور ہوگا جب تک خاتم النبیین کا تصور ساتھ دل و دماغ میں راسخ نہ ہو جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں صحیح تصور ہرگز قائم نہیں ہو سکتا۔ ختم نبوت کی اسی اہمیت کے پیش نظر قرآن کریم اور آیات مبارکہ میں ارشادات کثرت سے وارد ہیں: اور اس پر صحابہ کرامؓ تابعین عظام امت کے مفسرین و محدثین، فقہاء و مشائخ سب ہی متفق ہیں اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جس نے اس نص صریح کا انکار کیا اسے عبرتناک سزا دی گئی جیسا کہ مسیلمہ کذاب اور اس کے اتباع کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حدیقۃ الموت میں فی النار والسقر کیا تھا۔ علامہ قاضی عیاض الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ میں لکھتے ہیں کہ:

(ترجمہ) عبدالملک بن مروان نے مدعی نبوت حارث کو قتل کر کے سولی پر لٹکایا تھا اور یہی سلوک بے شمار خلفاء و سلاطین نے اس قسم کے لوگوں سے کیا اور ان کے دور کے علماء نے بالاجماع ان کے فعل کی تصویب کی اور جس شخص کو ایسے لوگوں کے کفر میں اختلاف ہو وہ خود کافر ہے (بحوالہ ماہنامہ بینات)

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور کے لیے صرف رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تصور کافی نہ ہوگا بلکہ عقیدۂ ختم نبوت بھی لازمی ہوگا اور صحیح معنوں میں بھی آپ کا تعارف ہے۔ محدث جلیل حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی مہاجر مدنیؒ لکھتے ہیں:

"ہمارے نزدیک اس سلسلہ کا سب سے اہم تعارف آپ کا خاتم النبیین ہونا ہے صرف رسالت و نبوت کا تصور گو انبیاء سابقین پر ایمان لانے کے لیے کافی ہو لیکن آپ کے حق میں یہ تصور یقیناً ایک ناقص تصور ہے۔ آپ کا کامل تصور اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک رسالت کے ساتھ آپ کے خاتم النبیین ہونے کا تصور بھی نہ کیا جائے۔ اسی لیے قرآن کریم نے سورہ الاحزاب کی آیت "ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین" میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تعارف کے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ خاتم النبیین ہونا بھی نمایاں طور پر ذکر کیا ہے۔ گویا مردوں میں سے کسی کا نسبی والد ہونا اگرچہ عام شان و شوکت کے منافی نہ ہو لیکن خاص آپ کی شان کے منافی ہے کیوں کہ آپ صرف اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں بلکہ خاتم النبیین بھی ہیں۔ (ترجمان السنۃ جلد ۲ ص۹)

اس لئے جو شخص بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا بالاجماع کافر ہوگا اور یہی حدیث سے ثابت ہے۔ سیدنا ملا علی قاریؒ اس پر اجماع نقل کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں۔

"اور نبوت کا دعوےٰ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بالاجماع کفر ہے۔" (شرح فقہ اکبر ص۲۰۲)

یہی عقیدہ حضرات علماء دیوبند کا تھا اور ہے۔ اس کے تعارف اور تفصیل کا نہ یہ موقع ہے اور نہ گنجائش۔ جبکہ پاک و ہند کیا عالم اسلام اس سے بخوبی واقف ہے کہ ختم نبوت کے سارقوں نے جب عقیدہ ختم نبوت میں تاویل کرنے کی کوشش شروع کی اور برملا نبوت کا دعوے کیا گیا تو یہی حضرات ہیں جو اپنی جان کی پروا کیے بغیر میدان میں آڑے آئے۔ اور ان سارقوں کو کیفر کردار تک پہنچا کر ہی دم لیا۔

اس کا انکار کرنا تاریخی حقائق کو مسخ کرنا ہے۔

اس باب میں سرپرست حکیم الامت کے چند ارشادات نقل کیے جاتے ہیں تفصیل کے لیے وعظ "ظہور عدم" اور مواعظ اشرفیہ کا مطالعہ کیا جائے۔

آپؒ لکھتے ہیں:

۱۔ "پیغمبروں میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے اور سب کے بعد ہمارے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور باقی درمیان میں ہوئے۔" (بہشتی زیور)

۲۔ "آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آسکتا قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہوں گے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان سب کے پیغمبر ہیں۔" (بہشتی زیور)

ایک مقام پر فرماتے ہیں:

۳۔ "انبیاء کرام میں بھی ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد سب سے زیادہ خدمت یہ تھی کیوں کہ قیامت تک آنے والی مخلوق کے لیے آپ ہی رسول ہیں۔ آپ کے بعد کوئی دوسرا رسول آنے والا نہیں، تو آپ کو سب سے زیادہ ارشاد و

اصلاح کی فکر و اہتمام تھا۔

(وعظ الحجرۃ بذبح البقرہ ص۲۱)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا اور طریق فلاح بتلایا اور اس سلسلہ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کیا اور قرآن شریف آپ پر اتارا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث کو چھوڑا"۔ (اشرف المواعظ۔ حصہ اول ص۱۱)

تفسیر بے نظیر بیان القرآن میں آیت کریمہ ما کان محمد ابا احد الخ کا ترجمہ یوں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں" (ص۲۲)

عقائد علمائے دیوبند نامی کتاب پر حضرت حکیم الامتؒ کے دستخط بھی ہیں اور اس میں یہ عبارت بھی لکھی ہے:

"ہمارے سردار و آقا اور شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معناً حد تواتر تک پہنچ گئیں اور نیز اجماع امت سے۔ سو حاشا کہ ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کہے کیونکہ جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے اس لیے کہ منکر ہے نص صریح قطعی کا" (عقائد علمائے دیوبند)

ان عبارات کی روشنی میں یہ امر واضح ہے کہ حضرت حکیم الامتؒ کا عقیدہ ختم نبوت کے باب میں وہی تھا جو قرآن کریم، احادیث مبارکہ نے بتلایا اور جس پر صحابہ کرام نے اجماع کیا اور جسے تمام محدثین و مفسرین فقہا و مشائخ نے اپنا عقیدہ تسلیم کیا ہے، اب دیانت اور شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ ان حضرات پر الزام نہ لگایا جائے اور ان کے ذمہ وہ بات ہرگز منسوب نہ کی جائے جو انہوں نے نہیں کہی تھی نہ ہی ان کا عقیدہ تھا ؎

سہے لاکھوں ستم لیکن نہ کی آہ و فغاں اب تک
زباں رکھتے ہوئے بھی ہم رہے ہیں بے زباں اب تک

حکیم الامتؒ کی نظر میں مرزا پاگل گستاخ اور کافر تھا

مرزا غلام احمد علیہ ما علیہ کے پیرو امت محمدیہ کو آپس میں لڑانے اور ان میں افتراق و انتشار پیدا کرنے کے لیے حضرت حکیم الامتؒ پر افتراق کرتے ہیں کبھی انہیں اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کرتے ہیں تو کبھی ان کی کسی عبارت سے دھوکہ دیا جاتا ہے۔ ... ہے کہ حضرت یہ ہے کہ حضرت حکیم الامتؒ مرزا غلام احمد قادیانی کو پاگل گستاخ اور کافر سمجھتے تھے اور ان کے پیروں کو بھی کافر شمار کرتے تھے اگر کوئی قادیانی اپنے شبہات کے ازالہ کے لیے حضرت حکیم الامتؒ کے پاس جاتا اور بجائے شبہات دور کرنے کے بھولے بھالے مسلمانوں کو قادیانیت کے دام تلبیس میں پھانسنے کی کوشش کرتا تو حضرت حکیم الامتؒ فوراً اس کا اخراج فرما دیتے کہ یہاں گستاخوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ حضرت خواجہ صاحبؒ لکھتے ہیں:

"جب (حکیم الامتؒ کو) ان کے اغراض فاسدہ کا علم ہوا کہ باہر جا جا کر اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں تو پھر بلا رو رعایت ان کا فوراً اخراج فرما دیا"۔

(اشرف السوانح حصہ دوم ص۱۶۶)

ایک مرتبہ حکیم الامتؒ نے وعظ میں ارشاد فرمایا کہ:

"ایسی پیشگوئیاں اور دعوے نہیں جیسا کہ ایک پاگل مرزا نے اس زمانہ میں پیش گوئی کی تھی کہ فلاں عورت سے میرا نکاح ہوگا" (مواعظ اشرفیہ ص۱۶۳)

(یعنی مرزا غلام احمد نے اپنے الہام کی بناء پر دعویٰ کر دیا تھا محمدی بیگم سے میرا نکاح ہوگا اور یہ نکاح آسمان پر قرار پا چکا ہے مگر افسوس کہ محمدی بیگم مرزا صاحب کے نکاح میں نہ آسکی اور اس کی کہیں دوسری جگہ شادی ہوگئی بجائے اس کے مرزا اپنی روش سے باز آتے ایک اور پیش گوئی کر دی تھی کہ محمدی بیگم ہر حال میں میرے پاس آئے گی چاہے شادی شدہ ہو کر ہی کیوں نہ آئے۔ مریدان باصفا تو اس انتظار میں تھے کہ کب حضرت (کاذب) کی یہ پیش گوئی پوری ہو تاکہ شرمندگی سے محفوظ رہیں اس لیے کہ پہلی پیش گوئیوں کی بنا پر تو اب قادیانیت کے لیے سر چھپانے کی بھی کوئی جگہ نہیں۔ مگر اے بسیار آرزو کہ خاک شدہ۔ محمدی بیگم نہ نکاح میں آنا تھا نہ آئی اور مرزا صاحب کو بھی اسی حسرت کے قبر کے گڑھے میں اتار دیا گیا۔ افسوس صد افسوس۔ مرزا صاحب اس گستاخانہ اقوال کی رو سے بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ حضرت حکیم الامتؒ نے بھی ایک مرتبہ اپنی مجلس میں ارشاد فرمایا کہ:

"قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں نہایت کھلی کھلی گستاخی کرتا ہے، کہتا ہے ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

کہتا تھا میں القرب میں حضرت عیسیٰ نے بہت مشق کی تھی اگر میں بھی کرتا تو ان سے بھی بڑھ جاتا۔ نعوذ باللہ" (حسن العزیز ص۱۹۳)

(مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اشعار ان کی اپنی تصنیفات میں درج ہیں اور قادیانی اب بھی اس شعر پر ایمان رکھتے ہیں (م) حضرت حکیم الامتؒ نے جو یہ ارشاد فرمایا کہ

عشق رسول

لیا تھا عمل الترب اگر تو مرزا صاحب نے واقعتاً ایسے گستاخانہ الفاظ لکھے ہیں۔ ازالہ اوہام میں لکھتا ہے:

"ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزم طریق سے بطور لہو لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آ سکیں کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنے روح کی گرمی دوسری چیزوں میں ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں (ازالہ اوہام صفحہ ۱۲۸ حاشیہ) یعنی احیاء موتی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ نہ تھا بلکہ عمل الترب میں مشق کرنے کے باعث اس کو ظہور ہوا۔ یہ معجزات کا صریح انکار نہیں تو اور کیا ہے؟"

آگے لکھتا ہے:

"مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ عمل ایسے قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل اتفات نہ سمجھتا تو خدائے تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۲۹ حاشیہ) استغفراللہ"

حضرت حکیم الامتؒ کی خدمت میں رنگون (برما) سے ایک سوال آیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو کافر ہیں یا نہیں؟ آپ نے اس کا جو جواب مرحمت فرمایا۔ اس سے قادیانیوں کی آنکھیں کھل جانی چاہیئیں۔ لکھتے ہیں:

"خود مرزا کے بانیٔ اسلام کے قائل ہونے کی۔ تو اس کے اقوال دیکھنے کے بعد کچھ گنجائش نہیں چنانچہ خود مرزا کے رسائل اور اس کے رد کے رسائل میں وہ اقوال بکثرت مذکور ہیں جن میں تاویل کرنا ایسا ہی ہے جیسے بت پرست کو اس تاویل سے کفر نہ کہا جاوے کہ توحید وجودی کی بناء پر یہ شخص غیر خدا کا عابد نہیں۔ اب رہ گئے اس کے پیرو تو قادیانی پارٹی تو ان اقوال کو بلا تاویل مانتی ہے (بلکہ حجت مانتی ہے) ان پر حکم بالاسلام کی کچھ گنجائش نہیں۔ باقی لاہوری پارٹی کے متعلق شاید کسی کو تردد ہو کیونکہ وہ مرزا کے دعویٰ نبوت میں کچھ تاویل کرتے ہیں سو اس تاویل کا صادق ہونا مرزا کے کاذب ہونے کو مستلزم ہے

جیسا کہ اوپر اس تاویل کا متعلق نہ ہونا مذکور ہوا ہے اور مرزا کا صادق ماننا اس تاویل کے باطل ہونے کو مستلزم ہے۔ پس اس جماعت پر حکم بالاسلام کی صرف ایک صورت ہے کہ یہ مرزا کو کاذب کہیں اور اگر اس کو صادق کہیں گے تو پھر ان پر بھی اسلام کا حکم نہیں کیا جا سکتا اور جب ان سے نفی اسلام کی ثابت ہو چکی تو ان کے ساتھ کوئی معاملہ اہل اسلام کا کرنا جائز نہ ہوگا۔" (امداد الفتاویٰ جلد ۶ صفحہ ۱۳)

اس عبارت سے یہ امور بالکل واضح ہو گئے کہ:

(۱) مرزا صاحب کافر تھے (۲) مرزا صاحب کے اقوال کی تاویل کرنا ایسا ہی ہے جیسا بت پرست کی بت پرستی میں تاویل کرنا (۳) قادیانی پارٹی بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (۴) لاہوری پارٹی اگر ان کو صادق مانتی ہے تو بھی ان پر حکم اسلام کی گنجائش نہیں (۵) ان لوگوں کے ساتھ کسی قسم کا معاملہ اہل اسلام کا سا کرنا جائز نہیں۔

اندازہ کیجئے جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہو، اور ختم نبوت کے سارقوں کو باگل گستاخ، اور کافر شمار کرتا ہو بھلا وہ شخص گستاخ ہو سکتا ہے؟ یاد رکھیے ایک دن آنے والا ہے جہاں حقیقت بے نقاب ہو کر سامنے آجائے گی اس وقت معلوم ہو جائے گا کہ کون کتنے پانی میں تھا۔

فسوف تری اذا انکشف الغبار
افرس تحتک رجلک ام حمار

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (اے پیغمبر ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر جملہ اہل عالم کے لیے رحمت بنا کر۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے لیے موجب رحمت بن کر تشریف لائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ بھی لے کر تشریف لائے ہیں اس نے تمام دنیا کو ایک صحیح راستہ دکھایا ہے۔ جو آپ پر ایمان لے آئے وہ رحمت خداوندی سے تو مستفید ہو ہی گئے لیکن جو ایمان نہیں لائے ان کو بھی کچھ نہ کچھ نفع ضرور پہنچا۔ حضرت شیخ الاسلام علامہ عثمانیؒ لکھتے ہیں:

"یہاں تو رحمۃ للعالمین کا حلقہ فیض اس قدر وسیع ہے کہ جو محروم القسمت مستفید نہ ہونا چاہے اس کو بھی کسی نہ کسی درجہ میں بے اختیار رحمت کا حصہ پہنچ جاتا ہے چنانچہ دنیا میں علوم و نبوت اور تہذیب و انسانیت کے اصول کی عام اشاعت سے ہر مسلم و کافر اپنے اپنے مذاق کے موافق فائدہ اٹھاتا ہے نیز حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ پہلی امتوں کے برخلاف اس امت کے کافروں کو عام اور ہولناک عذاب سے محفوظ رکھا جائے گا، میں تو یہ کہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عام اخلاق کے علاوہ جن کافروں پر آپ جہاد کرتے تھے وہ بھی مجموعہ عالم کے حق میں رحمت تھا کیونکہ اس کے ذریعے سے اس رحمت کبریٰ کی حفاظت ہوتی تھی جس کے آپ حامل بن کر آئے تھے اور بہت سے اندھے جو تکبیر ہونے سے بھاگتے تھے ان سے دیں ان کی آنکھوں میں بھی خواہ مخواہ ایمان کی روشنی پہنچ جاتی تھی۔ ایک حدیث میں

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم میں ہی انہیں قتل و غارت کروں گا اور قید کروں گا پھر احسان کر کے چھوڑ دوں گا۔ میں رحمت ہوں میرا بھیجنے والا خدا ہے۔" (تفسیر ابن کثیر)

ان الفاظ سے آپ کے رحمۃ للعالمین ہونے کا مطلب زیادہ وسعت کے ساتھ سمجھ میں آسکتا ہے۔ (تفسیر عثمانی صفحہ ۴۳۲)

اس سے واضح ہوگیا کہ علمائے دیوبند کے عقیدے میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین بن کر تشریف لائے تھے۔ اب اس حقیقت کو حضرت حکیم الامتؒ کی زبان فیض ترجمان سے بھی سنئے آپ شان رحمۃ للعالمین پر مفصل کلام کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وہ نعمت جو اصل ہے تمام دینی و دنیوی نعمتوں کی ۔ اور وہ نعمت کیا ہے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دینی نعمتوں کے تو فیوض دنیا میں فائض ہوئے ہی ہیں۔ دنیوی نعمتوں کے سرچشمہ بھی آپ ہی ہیں اور صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ تمام عالم کے لیے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین دیکھئے عالمین میں کوئی تخصیص انسان یا غیر انسان مسلمان یا غیر مسلمان کی نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہر شئے کے لئے باعث رحمت ہے خواہ جنس بشر سے ہو یا غیر جنس بشر سے اور خواہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زمانہ میں متاخر ہو یا متقدم ..... پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود تمام نعمتوں کی اصل ہونا عقلاً و نقلاً ثابت ہوا۔ (وعظ السرور صفحہ ۹)

آپ آیۃ قل بفضل اللہ وبرحمتہ کے ضمن میں ارشاد فرماتے ہیں:

"فضل اور رحمت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قدوم مبارک لیا جائے تو اس تفسیر کے موافق جتنی نعمتیں اور رحمتیں ہیں خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی اور ان میں قرآن بھی ہے سب اس میں داخل ہو جائیں گی اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود اصل ہے تمام نعمتوں کی اور مادہ ہے تمام رحمتوں اور فضل کا ....." آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے تمام نعمتوں کے واسطہ ہیں حتیٰ کہ ہم کو جو روٹیاں مل رہی ہیں اور عافیت اور تندرستی اور ہمارے علوم یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی بدولت ہیں اور یہ نعمتیں تو وہ ہیں جو عام ہیں اور سب سے بڑی دولت ایمان ہے جس کا حصول پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم کو پہنچنا بالکل ظاہر ہے غرض اصل الاصول ماد فضل و رحمت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہوئی۔ (وعظ السرور صفحہ ۲۹)

ایک اور وعظ میں فرماتے ہیں:

"یہاں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رحمۃ للعالمین ہونے کی ظاہر ہوتی ہے کہ واقعی آپ مجسم رحمت ہیں اور آپ کی برکات ہی رحمت ہے (آگے ایک اشکال کا مفصل جواب دے کر فرماتے ہیں) ثابت ہوا کہ واقعی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب کے لئے رحمت ہیں۔ (النور القرسی صفحہ ۱۴۸)

ان عبارات کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح آشکارا ہوگئی کہ علمائے دیوبند حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین ہی مانتے ہیں۔ اس صراحت اور وضاحت کے بعد بھی ان حضرات پر الزام لگانا انصاف و دیانت کا خون کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟

وفاؤں کے دے چکے ہزاروں امتحاں اب تک
مگر وہ ہیں کہ اس پر بھی ہیں ہم سے بدگماں اب تک

(جاری ہے)

یاد رکھئے!

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ایک غیر سیاسی مذہبی تنظیم ہے اسلام کی سرحدی عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیت کے سدباب کے لیے اندرون و بیرون ملک سرگرم عمل ہے۔ پچھلے سال مجلس کا ایک وفد برطانیہ اسپین کا دورہ کرکے وطن واپس آیا۔ حال ہی میں ایک وفد انڈونیشیا جاوا، سری لنکا، اور بنگلہ دیش کا دورہ کرکے واپس آنے والا ہے۔

اس تنظیم کے زیر اہتمام ملک بھر میں مساجد و دینی مدارس چل رہے ہیں۔ مذہبی لٹریچر کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ ملک بھر میں دفاتر قائم ہیں اور ان میں تربیت یافتہ مبلغین متعین ہیں۔ لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ زکوٰۃ، صدقات، عطیات اور صدقۃ فطر کے ذریعہ مجلس کے بیت المال کو مضبوط کریں تاکہ مجلس اپنے کام کو آگے بڑھا سکے۔

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

مولانا حامد میاں صاحب
لاہور

سیکولرزم اور قادیانیت

مجھے محسوس ہورہا ہے کہ ملک کی وہ سب جماعتیں جو سیکولر نظام کی حامی ہیں ۔ قادیانیوں کے بارے میں واضح الفاظ استعمال کرنے میں مشکل محسوس کررہی ہیں۔ اسلئے ایسی جماعتوں سے میری گذارش ہے کہ وہ ان چند حقائق پر غور کریں۔

(۱) ایک حد تک اسلام بھی دوسرے مذاہب کو سیکورٹی مہیا کرتا ہے۔ انہیں تحفظ دیتا ہے انہیں اپنے اپنے طریقوں پر اپنی اپنی عبادت گاہوں میں عبادت ادا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ ان سے جزیہ کی بہت ہی قلیل رقم لیکر ان کے جان و مال کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ لیکن یہ اجازت نہیں دیتا کہ یہودی، نصرانی، مجوسی، صابی، یا بت پرست اسلام پر حملہ آور ہو۔ اگر کوئی ایسا کرے گا۔ تو اس سے مواخذہ کیا جائے گا۔ اور پھر اس کے جان و مال کے تحفظ کی ذمہ داری نہیں لی جائے گی۔

(۲) اسلامی قوانین کی رو سے کسی ایسی قوم سے جزیہ بھی نہیں لیا جاسکتا ہے۔ جو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد کسی نبوت کے دعویدار کی پیروکار ہو نہ ہی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں سے جزیہ لیا نہ انہیں اپنی رعایا میں داخل فرماکر حدود مملکت اسلامیہ میں رہنے کا حق دیا یہی اس دور کے سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مسلک رہا ہے لہذا ان کے بعد سے غلام احمد قادیانی اور انگریزی حکومت کے زمانے تک حدود سلطنت اسلامیہ میں کسی مدعی نبوت کا وجود نہیں ملتا اگر کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو اور اسے کسی نے نبی تسلیم کیا ہو۔

(۳) مرزا غلام احمد قادیانی نے ا جو خود کو ملکہ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا لکھتا ہے) انگریزی استعمار کے دور میں نبوت کا دعویٰ کیا تقسیم ہند کے بعد اسکی اولاد میں سے ایک شاخ پاکستان میں آگئی اس نے ربوہ کو اپنا مستقر بنالیا

(۴) اسلام کی رو سے ایسے لوگ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت کو سچا مانتے ہوں اور ان کا مقتدا جو نبوت کا دعوے کررہا ہو۔ اسلام پر حملہ آور ۔ شمار ہوں گے ان کی اس حرکت کو ظاہر ہے کوئی کلمہ گو جائز نہیں سمجھے گا اور سیکولرزم کی حامی کوئی مسلمان جماعت تعدی کی اجازت نہ دے گی اور نہ ایسے فرقہ کے تحفظ کی ذمہ داری لیکر خود کو الجھن اور گناہ میں مبتلا کرنے اور ملک میں کشمکش اور بدامنی جاری رکھنے کی روادار ہوگی ۔ اس لیئے ان تمام جماعتوں سے جو سیکولر نظام کی حامی ہیں۔ میری گذارش ہے کہ ان حقائق پر غور فرماکر آئندہ وہ فیصلہ کن الفاظ استعمال فرمائیں۔ کیونکہ قادیانیت کسی مذہب کا نام نہیں بلکہ اسلام اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک پر حملہ آور ایک گروہ کا نام ہے جس طرح وہ کسی ڈاکو کو تحفظ نہیں دے سکتیں ان مذہبی جفاکار ڈاکوؤں کو کیسے تحفظ دیں گے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے
ختم نبوت کی اشاعت بڑھائیے
گھر گھر ختم نبوت پہنچائیے

بقیہ :۔ خصائل نبویؐ

وہ شخص بھی لے آتا ہے جس کو تو نے کسی قسم کا معاوضہ نہیں دیا یعنی واقعات کی تحقیق کے لیے کسی جگہ کے حالات معلوم کرنے کے لیے تنخواہ دینا پڑتی ہے، سفر خرچ دے کر آدمی کو حالات معلوم کرنے کے لیے بھیجنا پڑتا ہے مگر کبھی گھر بیٹھے بٹھائے کوئی آکر خود ہی سارے حالات سناجاتا ہے کسی قسم کا خرچ بھی اس کے لیے نہیں کرنا پڑتا۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ نے اپنی مثال ارشاد فرمائی ہے کہ بلاکسی اجرت اور معاوضہ کے گھر بیٹھے جنت دوزخ آخرت قیامت پچھلے انبیاء کے حالات اور آئندہ آنے والے واقعات سناتا ہوں پھر بھی یہ کافر قدر نہیں کرتے۔ اس حدیث میں دو شاعروں کا ذکر ہے، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ تو مشہور صحابی ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے ہی مسلمان ہو گئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہی غزوہ موتہ میں شہید ہو گئے تھے طرفہ عرب کا مشہور شاعر ہے ادب کی مشہور کتاب سبعہ معلقہ میں دوسرا معلقہ اسی کا ہے اس نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا ہے

بقیہ :۔ انٹرویو

مجھے اس مسئلے سے خاص دلچسپی تھی۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا لال حسین اختر، مولانا محمد حیات سے ملاقات ہوتی تھی اس وقت میں اس جماعت کی کارکردگی اسکے بانیوں کے اور کارکنوں کے اخلاص اور دلسوزی سے بہت متاثر ہوتا تھا۔ اس کے بعد سے میرا آنا بھی اس ملک میں کم ہوا اور رابطہ بھی نہیں رہا۔ پی۔ پچھلے برسوں کے طرز کار اور اثرات سے زیادہ واقف نہیں ہوں۔ مولانا محمد جمیل نے اس موقع پر بتلایا کہ مجلس کراچی سے ہفت روزہ ختم نبوت نکلتا ہے نیز ہم نے مجلس کے امیر مولانا محمد یوسف بنوری کی قیادت میں اور موجودہ امیر مولانا خان محمد صاحب جن کی قیادت میں ۱۹۷۴ء کی تحریک چلی۔ یہ دونوں تحریکیں کامیابی سے ہمکنار ہوئیں۔ اس کا آنجناب کو علم ہوگا۔ مولانا نے فرمایا جی ہاں اس کا مجھے علم ہے۔ مولانا نے بتایا کہ جنوبی افریقہ کے مقدمہ کے سلسلہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ اس پر مولانا ابوالحسن

علی ندوی مدظلہ نے بتایا کہ جنوبی افریقی دوست مجھ سے بھی ملے تھے انہوں نے مسئلہ کی اہمیت اور سنگینی پر روشنی ڈالی تھی۔ میں نے ان کو مشورہ دیا تھا کہ وہ پاکستان سے رابطہ قائم کریں تو اس طرح پاکستان سے رابطہ قائم کیا گیا۔

سوال : قادیانیوں کی عبادت گاہیں مسلمانوں کی طرز پر ہیں ان کو مسجد ضرار کا حکم دے کر منہدم کیا جا سکتا ہے ؟

جواب : یہاں صاحب بصیرت و صاحب جمعیت علماء موجود ہیں ان مسائل میں انھیں کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور ان کی ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔

بقیہ :۔ کاروان ختم نبوت

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا وفد مشرق بعید کے دورے پر

پچھلے دنوں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا دورکنی وفد جو مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا پر مشتمل ہے مشرق بعید کے چار ملکی دورے پر روانہ ہوگیا۔ یہ وفد انڈونیشیا کے علاوہ برما بنگلہ دیش، سری لنکا میں بھی کچھ دن قیام کرے گا۔ یہ وفد وہاں قادیانی فرقہ کی ریشہ دوانیوں سے وہاں کے علماء اور دانشوروں کو آگاہ کرے گا

ایک قادیانی خاتون کا قبول اسلام

۲۴ مئی بروز جمعرات ایک قادیانی خاتون شہناز بنت احمد علی (اورنگی ٹاؤن سیکٹر ۱۶) نے دس نمبر دونوری مسجد کراچی) جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں مسلمان ہوگئی۔ اس نے مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں جھوٹا ہونے کے اقرار کے ساتھ اس کے کافر مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کیا۔ نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول جسمانی کا اقرار کیا۔ اس کا اسلامی نام مریم رکھا گیا آخر میں حضرت مفتی اعظم پاکستان نے دعا کرائی۔

روزہ اللہ کی رضا کا ذریعہ ہے

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

صدارتی آرڈیننس کا نفاذ

اور مرزا طاہر کا فرار

لایا ہے رنگ جذبۂ ایمان دیکھ لو — مرزائیت تڑپ اٹھی کیا خوب تیر تھا
تابوت قادیاں میں آخر گڑی وہ کیل — اغماض جس سے تھوڑا بھی خطرہ خطیر تھا
برداشت ایسے شخص کی اولاد کیسے ہو؟ — چوکھٹ پہ جو فرنگ کی مثلِ فقیر تھا
اب صاف کھل گئی ہے غلاظت کی ٹوکری — مدت سے جس کے گرد غلاف حریر تھا
بتلا دیا ہے وقت نے سارے جہان کو — اِک حرف "ناصحانہ" تو حربہ حقیر تھا
مفرور ہو گیا ہے جو سن کر یہ فیصلہ — معلوم ہو گیا کہ وہ اصلی شریر تھا
اسلم قریشی کیس سے طاہر کا بھاگنا — اس پر دلیل ہے کہ وہ مجرم ضمیر تھا

المختصر کہ مرزا کا لندن کو یہ رجوع
"پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا"

عارف صحرائی